NOVEL IN URDU
تیری الفت نے محبت مری
عادت کردی
رافعہ شیخ
WEB SPECIAL NOVEL

Book: Teri Ulfat Ne Mohabbat Meri Aadat Kar Di

Author: Rafia Sheikh

Genre: Rude Hero Based, Second Marriage-Based, Contract Marriage Based

Web Specia Novel

NOVEL IN URDU

تیری الفت نے محبت میری عادت کر دی

رافعہ شیخ

ویب سپیشل ناولٹ

"تمہیں معلوم ہے ناں تم یہاں کس وجہ سے آئی ہو۔۔؟" وہ سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"جی معلوم ہے۔۔" وہ نظریں نیچے کیئے بولی تو وہ اسے دیکھنے لگا۔۔

"پھر مجھ پر بیوی والا رعب جما کر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔؟" مقابل نے سختی سے دانت کچکچاتے ہوئے سوال پوچھا۔۔ "کچھ ثابت نہیں کرنا چاہتی میں اور آپ پر نا ہی اپنے حق جتانا چاہتی ہوں۔۔ لیکن دنیا کو دیکھانا ہے کہ میں آپ کے ساتھ خوش ہوں، مطمئن ہوں۔۔ میری ماں بیمار ہے انہیں یہ نہیں بتا سکتی یہ شادی محض ایک فرضی رشتہ ہے اس لئے چاہتی ہوں ہم حمزہ کے نشرح میں جائیں۔۔" وہ آنسوؤں کو پیتے

ہوئے بولی۔۔ حالانکہ اس کا یہ انداز اسے بہت بری طرح چبھتا تھا۔۔ "مجھے تمہارے خاندان سے کوئی سروکار نہیں ہے سمجھی۔۔ صرف آنٹی کی طبیعت کا لحاظ کرتا ہوں ورنہ انہیں کل ہی بتا دوں تم میری بیوی کی کس حیثیت پر فائز ہو۔" وہ پھنکارتا ہوا دھپ دھپ کرتا کمرے سے چلا گیا۔۔ وہ پیچھے بکھر سی گئی۔ صبر کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن وہ صبر کر رہی تھی کہ کسی دن اجر کا بھی ہو گا۔۔

"کل کا تمہارا کیا پلان ہے ؟" لال کپڑوں میں ملبوس لڑکی نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے سامنے بیٹھی لڑکی سے پوچھا جس نے اس کے سوال پر چونک کر اس کی جانب دیکھا وہ کافی شاپ کے باہر سڑک پر دوڑتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھنے میں غرق تھی۔۔ "کل کا۔۔؟" وہ لمحہ بھر کو رک کر یاد کرنے لگی تو اس نے آبرو اٹھا کر اپنی دوست کو دیکھا۔۔

"اممم میرے پاس تو آج کل اور پرسوں کے لئے بس ایک ہی کام ہے سونیا وہ ہے جاب تلاش کرنا۔۔" وہ مایوسی سے کہتے ہوئے واپس سے بھاگتی سڑک کو دیکھنے لگی۔۔

"تمہیں جاب نہیں مل رہی ہے سائرہ حیرت کی بات ہے ویسے۔۔" وہ اپنی بچپن کی دوست کی زندگی کی دشواریاں اچھے سے جانتی تھی لیکن یہ بھی مانتی تھی اس کی دوست بہت قابل ہے۔۔

"ہاں میں جہاں جاؤں ان کا ایک ہی سوال ہوتا ہے پہلے کبھی جاب کی ہے، ایکسپیرئنس شئیر کریں بلا بلا۔۔ بھلا مجھے اس سے پہلے جاب کی کب ضرورت تھی۔۔لوگ سہی کہتے ہیں شروع سے ہی ایک عورت کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا آنا چاہئیے ورنہ انسان محتاج ہو جاتا ہے۔۔" وہ منہ پھلائے بولی تو سونیا نے اس کے ٹیبل پر دھرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے یہ پریشانی تمہارے لئے کسی خوشی کا باعث بنے گی واللہ عالم میرا دل ٹھیک بھی کہہ رہا ہے کہ نہیں۔۔" وہ تسلی دے رہی تھی یا واقعی میں اس کا دل یہ کہتا تھا سائرہ نہیں جانتی تھی۔۔

"وہ دیکھو سائرہ وہ بچی کتنی پیاری ہے۔۔" سائرہ کی توجہ سونیا کے اشارے پر اپنے پیچھے بیٹھے لوگوں پر گئی وہ پوری طرح مڑ کر ان کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں میاں بیوی ایک بہت ہی خوبصورت بچی کے ساتھ بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔وہ بچی محض تین چار ماہ کی دیکھائی دیتی تھی۔۔وہ آدمی کا چہرہ تو نا دیکھ پائی البتہ بچی اور بچی کی ماں کا رخ اس کے سامنے ہونے کے سبب وہ دونوں کو دیکھ سکتی تھی۔۔وہ لڑکی بھی بہت خوب صورت نقوش کی حامل تھی۔۔وہ مسکرا کر سونیا کی جانب پلٹی۔۔

"آہ کاش بھائی ہمیں چھوڑ کر نا جاتا تو یہ پیارے پیارے پھول ہمیشہ ہمارے آنگن میں ہی رہتے۔۔" سائرہ کو اپنے بھتیجا بھتیجی شدت سے یاد آئے تھے۔۔ لیکن اس کی بھابھی کی الگ گھر کی ڈیمانڈ نے انہیں دور کر دیا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"چھوڑو جو چھوڑ جائیں وہ اپنے نہیں ہوتے۔۔ جانے دو یہ بتاؤ کل کہاں جا رہی ہو انٹرویو کے لئے۔۔؟"

سونیا نے اس کی اداسی دور کرنے کی خاطر موضوع کا رخ بدلا۔۔

"ایک دو جگہ انٹرویو کے لئے بلایا ہے وہاں جاؤں گی بات بن گئی تو دیکھتے ہیں، ہمیں اب چلنا چاہئیے تمہارے میاں بھی شام میں تمہیں لینے آجائیں گے اور مجھے بھی امی کو زیادہ دیر اکیلے نہیں چھوڑنا۔۔" سائرہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ سونیا کی چند ماہ پہلے شادی ہوئی تھی اور آج وہ میکے آئی ہوئی تھی سو دونوں باہر کافی شاپ میں ایک ساتھ بیٹھی باتیں کرنے کی غرض سے یہاں چلی آئی تھیں۔۔

سائرہ اپنی والدہ کے ساتھ اکیلی رہتی تھی۔۔ بھائی ایک سال پہلے ان دونوں کو چھوڑ کر چلا گیا تھا باپ کی سائرہ نے شکل بھی نہیں دیکھی تھی وہ جب دو سال کی تھی تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔۔ بھائی بھی شادی کے بعد بیوی کے کہنے میں آکر الگ ہو گیا تھا۔۔ حالانکہ سائرہ اپنی بھابھی کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی لیکن بھابھی نے سائرہ کی منگنی ٹوٹنے کو انا کا مسئلہ بنالیا تھا۔۔ ایک سال پہلے ہوا کچھ یوں تھا کہ۔۔ سائرہ کے لئے شہناز بھابھی کے کزن کا رشتہ آیا تھا۔۔ جسے بھائی، بھابھی اور امی کی مشاورت سے سائرہ کے لئے قبول کر لیا گیا تھا۔۔ لیکن لڑکے کی روز روز کی باہر ملنے کی فرمائش، شادی پر زور اور سائرہ کے گھر آنا یہ سب سائرہ کو بھلا معلوم نہیں ہوتا تھا۔۔ اس لئے سائرہ اس کی کال کا جواب نہیں دیتی تھی، ملنے سے انکار کر دیتی تھی ایک دن بھابھی نے غصے میں اسے کافی کچھ سنایا تھا اور اپنے کزن سے رشتہ ٹوٹنے کا باقاعدہ اعلان بھی کر دیا تھا۔۔ سائرہ کو تو رتی برابر بھی فرق نا پڑا لیکن اماں اور بھائی نے صدمہ لے لیا۔ مزید بھابھی

نے ایک کی چار لگا کر بھائی اور بہن میں پھوٹ ڈلوادی تھی۔۔ پھر ایک دن انہیں سائرہ پر اپنا بچہ گرانے کا الزام لگایا اس کے بھائی نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔۔ سائرہ نے بہت کوشش کی کہ اس کا بھائی رک جائے لیکن اس کے بھائی نے اس کی ایک نا سنی اور گھر چھوڑ کر چلا گیا جس کے بعد سے سائرہ ہی اپنا اور اپنی ماں کا پیٹ پال رہی تھی۔۔ ابھی تو محض ایک ٹیوٹر تھی لیکن اس سے ان کے اخراجات پورے نہیں ہو رہے تھے لہذا اس نے پروپر جاب کرنے کا سوچا تھا۔۔

وہ دکھنے میں بہت خوب صورت حسن کی ملکہ نہیں تھی۔۔ سانولی سی عام صورت کی حامل لڑکی تھی۔۔ جسے اس دنیا کی رنگینی نے کبھی اپنی جانب متوجہ نہیں کیا تھا۔۔ اس کی بس یہی خواہش ہوتی تھی اپنی ماں کو اچھے سے کھلا پلا سکے اور زندگی آسانی سے گزار سکے۔۔ بھائی نے کبھی عید تہوار پر بھی اپنی شکل نہیں دیکھائی تھی۔۔ اماں گھٹ گھٹ کر روتی تھیں لیکن سائرہ سے کچھ نہیں کہتی تھیں۔۔

سائرہ جانتی تھی وہ اپنے بیٹے کو بہت زیادہ یاد کرتی ہیں اور اپنے پوتی پوتے کے لئے تڑپتی ہیں۔۔ لیکن وہ اس معاملے میں بے بس تھی۔۔ بھائی بھابھی کے ایک ایک لفظ کو اہمیت دیتا تھا۔۔ ان دونوں کی جیسے کبھی کوئی جگہ اس کی زندگی میں تھی ہی نہیں۔۔

سائرہ خاموشی سے لیٹی سب باتیں سوچ رہی تھی۔۔ اماں عشاء کی نماز ادا کر رہی تھیں۔۔ آج کل انہیں جو سب سے زیادہ فکر ستاتی تھی وہ سائرہ کی شادی تھی۔۔ وہ چاہتی تھیں سائرہ کی شادی ہو جائے اور وہ پرسکون نیند سو سکیں لیکن سائرہ کی ضد تھی وہ شادی نہیں کرے گی ورنہ اس کی ماں کو کون دیکھے گا۔۔؟

اور آج کل ایسے سسرال کہاں ملتے ہیں جو بہو کے ساتھ اس کی ماں کی بھی زمہ داری لے سکیں۔۔ لہٰذا سائرہ ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔

"سائرہ بیٹی کھانا کھالو۔۔" انہوں نے اسے یوں لیٹے دیکھ کر پکارا تو وہ اٹھ بیٹھی۔۔

"کیا بنایا ہے۔۔؟" وہ لمبی سانس بھر کر پوچھنے لگی۔۔

"کریلے بنائے تھے۔۔ سبزی والا دروازے پر آیا تو لے لئے تھے شام کے وقت سستی سبزی دے جاتا ہے۔۔" وہ بولتے ہوئے کچن کی جانب بڑھی تھیں انہیں پتا تھا سائرہ نے کیا جواب دینا ہے۔۔

"اماں انڈہ ہے؟ وہ بنا دیں مجھے۔۔ میں کریلے کب کھاتی ہوں۔۔" وہ منہ پھلا کر پلنگ پر بیٹھی پاؤں جھلانے لگی۔۔

"معلوم تھا مجھے اس لئے انڈہ ہی بنانے لگی ہوں۔۔" وہ مسکرا کر کہتی نفی میں سر ہلاتی کچن میں غائب ہو گئیں۔۔ سائرہ مسکرا کر واپس لیٹ گئی۔۔ وہ جو سوچ رہی تھی اپنی سوچ کا سلسلہ واپس سے وہیں سے جوڑ لیا۔

سائرہ کا آج انٹرویو تھا لیکن وہ دیر سے پہنچنے پر انٹرویو نا دے پائی تھی لہٰذا وہ ہمیشہ والی ناکامی لئے روڈ پر چل رہی تھی۔۔

"سونیا کہتی ہے یہ ناکامیاں کسی کامیابی کا راستہ لگتی ہے۔۔مجھے ایسا کیوں نہیں لگتا۔۔؟مجھے تو یہی لگتا ہے میں ایک نالائق ترین لڑکی ہوں جس سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔کیا میں ان ناکامیوں کا طوق لے کر اپنی ماں کے لئے کچھ اچھا کر پاؤں گی۔۔؟یا ہمیشہ میں یوں ہی خاک چھانتی رہوں گی۔۔؟" وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے چل رہی تھی۔۔اس کے موبائل کی ٹون بجی وہ رک کر متوجہ ہوئی۔۔

"سلام سائرہ تم ایک کالج میں لائبریرین کی جاب کر سکتی ہو۔۔؟" یہ آواز سونیا کی تھی جو اس دنیا میں اس کے لئے پریشان ہونے والوں میں سے ایک تھی۔۔اپنی ماں کے بعد سائرہ نے جس کو اپنے ساتھ مخلص پایا تھا وہ سونیا ہی تھی۔۔

"کیوں نہیں کر سکتی سونیا جلدی سے بتاؤ کہاں ہے کالج۔۔؟" وہ بے صبری سے خوشی بھرے لہجے میں بولی تو سونیا نے اسے ایڈریس سمجھا دیا۔۔وہ خوش تھی کہ اسے کوئی جاب تو ملی تھی۔۔

وہ کالج میں انٹرویو دے کر واپس لوٹی چہرے پر خوشی سی پھوٹ رہی تھی۔۔یوں لگتا تھا اسے زمین کے ذخائر مل گئے ہوں۔۔

"امی۔۔امی۔۔" وہ دروازے سے داخل ہوتے ہی چیخ پڑی تھی۔۔

"السلام علیکم امی!!" وہ چہکتے لہجے میں ان کے پاس جا بیٹھی تھی جو دعا مانگ کر اٹھ رہی تھیں لیکن سائرہ کے پاس آجانے پر واپس سے بیٹھ گئیں۔۔

NOVEL IN URDU

"وعلیکم السلام!!میرا بچہ آج بہت خوش ہے۔۔"وہ مسکرا کر جانتی تھیں سائرہ کو جاب مل گئی ہو گی۔۔

"جی امی، سائرہ نے میری ایک کالج میں جاب لگوادی ہے امی جاب بہت اچھی ہے بس لائبریری کو دیکھنا ہے صبح نو سے دوپہر دو تک۔۔ شام میں ٹیوٹر کی الگ۔۔ سیلری بھی اچھی ہے۔۔" اس کی خوشی دیکھ کر رضیہ بیگم کے چہرے پر بھی خوشی جھلکی تھی۔۔"میرا بچہ بہت ترقی کرے۔۔"وہ مسکرا کر اسے دعا دینے لگیں،وہ بھی مسکرا کر ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔ پھر اگلے روز سے وہ کالج جانے لگی۔۔ تھوڑے وقت میں وہ اچھے سے کام سیکھ گئی تھی۔۔ سائرہ کے لئے کام سیکھنے اور کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ خوشی سے کام کر رہی تھی۔۔ اسے وہاں کام کرتے ہوئے ایک ماہ کا عرصہ ہو گیا تھا۔۔ اس کی کافی جان پہچان بھی ہو گئی تھی اور اوپر سے اس کے اسٹوڈنٹ سے اچھی خاصی سلام دعا تھی جس کے سبب اسے مزید ٹیوشن کے لئے بچے مل گئے تھے۔۔وہ اب بہت زیادہ مصروف رہنے لگی تھی۔۔ایک دن اس کی ایک دوست نے اس کے لئے رشتہ بتایا تھا۔۔ اس نے گھر اپنی امی سے اس رشتے کا ذکر کر دیا۔۔ وہ صرف اس لئے رشتے کے لئے راضی تھی کہ لڑکے والے اس کی ماں کو بھی اس کے ساتھ قبول کرنے کے لئے تیار تھے۔۔ سائرہ اس رشتے سے بہت خوش ہوئی تھی۔۔ لیکن جب اس کی دوست اور لڑکے کی فیملی رشتہ لے کر آئی سائرہ صدمے سے اپنی جگہ سے ہل ہی نا سکی۔۔ لڑکا۔۔ نہیں لڑکا نہیں وہ پورے پچاس سال کا بڈھا آدمی تھا جس کے جوان بچے بھی تھے۔۔ سائرہ کی آنکھوں میں نمکین پانی اتر آیا۔۔ وہ مجبور غریب ضرور تھی لیکن ایسی بھی نہیں تھی کہ اس کے لئے اب ایسے رشتے آنے لگیں۔۔ اس کی امی نے نرمی سے

معذرت کرلی۔۔وہ لڑاکا ٹائپ خاتون نہیں تھی جو انہیں باتیں سنا کر گھر سے نکال دیتیں لیکن ان کے دل کو ٹھینس ضرور پہنچی تھی کہ سائرہ کے لئے اب اس دنیا میں رشتے ہی باقی نہیں رہے ہیں۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرائے اپنے کام انجام دے کر سوگئی تھیں۔۔جب کہ صبح سائرہ بالکل نارمل انداز سے بات کر رہی تھی۔۔ لیکن یہ بات دل میں کہیں ٹھہر سی گئی تھی جو اس کی دوست نے حرکت کی تھی وہ بھول جانے والی تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔

وہ معمول کے مطابق لائبریری آئی اس کی دوست اس پر بھڑک پڑی۔۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔؟ شہزادی ہو۔۔؟ کوئی شہزادہ تمہاری قسمت میں آئے گا اور اپنے ساتھ لے جائے گا اور تم اس کے محل میں خوشی خوشی زندگی گزار دو گی۔۔؟" وہ ترخ کر اپنی نا ہونے والی بیعزتی کا بھرپور بدلہ لے رہی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"میں خود کو کچھ بھی نہیں سمجھتی ہوں صبا لیکن تم نے جو کیا وہ بھی بالکل ٹھیک نہیں تھا۔۔" وہ دھیمی آواز میں اس کی باتوں کے جواب میں بولی وہ مزید طیش میں آگئی۔۔"میں نے ٹھیک نہیں کیا۔۔؟ جانتی بھی ہو جسے تم نے ری جیکٹ کیا ہے وہ میلز کا مالک ہے۔۔" وہ بپھری شیرنی بنی دھاڑ رہی تھی۔۔اس وقت کوئی لائبریری میں موجود نہیں تھا سوائے ان دونوں کے۔

"میں کسی کی دولت اور شہرت سے متاثر ہونے والی لڑکی نہیں ہوں صبا کم از کم مجھ سے بڑا بھی ہو تو اتنا بھی نا ہو کہ میرے بابا کی عمر تک پہنچ جائے۔۔" وہ اب بھی نرمی کا مظاہرہ کر رہی تھی وہ بالکل اپنی ماں پر گئی تھی۔۔ کبھی بھی کسی تلخ بات کا جواب تلخی سے نہیں دیتی تھی کوشش کرتی تھی غصہ پی جائے۔۔

"تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو میرے بھائی کے بارے میں۔۔؟" سائرہ نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔۔

بھائی۔۔۔؟

"وہ تمہارے بھائی۔۔۔؟" وہ حیرت سے اس کا منہ تک رہی تھی۔۔

"ہاں بھائی ہیں وہ میرے۔۔ ان کے بچے محض سترہ اٹھارہ کے ہوں گے وہ اتنے بھی بڑے نہیں ہیں سائرہ۔۔" وہ چونک ہی تو گئی تھی۔۔ وہ محض پچیس سال کی تھی اور بچے اس سے چھ سات سال چھوٹے تھے۔۔ وہ ان کی ماں کہاں سے لگتی۔۔۔؟

"صبا میں سچ میں یہ شادی نہیں کر سکتی میں بس اپنی ماں کا سہارا بننا چاہتی ہوں۔۔" وہ بات ختم کر کے بکس کو ریک میں سجانے لگی۔۔ صبا تن فن کرتی ہوئی پلٹ گئی۔۔ اور اس نے اس بات کو انا کا مسئلہ ہی بنا لیا۔۔ اگلے دن اس پر بہتان بازی کی کہ سائرہ نے اس کے بھائی کو جال میں پھنسا لیا تھا اور پھر انکار کر دیا۔۔ سائرہ سے وہ جاب کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔ سب کی چبھتی نظریں اس پر ہمہ وقت گڑیں رہتی تھیں۔۔ وہ پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔

یہ دوسرا مہینے کا آخر تھا جب سائرہ پیدل ہی کالج سے گھر کی جانب رواں تھی۔۔ اسے اپنے پیچھے کوئی چلتا ہوا محسوس ہوا۔۔ وہ کوئی اور نہیں صبا کا بھائی تھا۔۔

"رک جا کہاں رہی ہے۔۔ مجھ سے شادی نہیں کر سکتی تو تھوڑا وقت ہی دے دے۔۔" وہ مزید غلاظت اگلتے ہوئے پیچھے آنے لگا۔۔ جب کہ سائرہ جلدی سے گھر میں آکر رضیہ بیگم سے لپٹ کر رو دی۔۔ اور پھر اس کی ماں نے سب کہانی سن کر اس کا کالج ہی چھڑوا دیا۔۔ انہیں پیسے سے زیادہ اپنی بیٹی کی عزت عزیز تھی

لیکن وہ تین دن بیٹھنے کے بعد چوتھے دن جاب کے لئے نکل پڑی۔۔ رضیہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود بھی۔۔ اس کی ماں کڈنی کو پرابلم تھی۔۔ ہر ہفتے ان کا ڈائیلاسز ہوتا تھا جس کی وجہ سے اسے کام کرنا ہی تھا۔۔

وہ ایک کمپنی کے سامنے ٹھہر کر سوچنے لگی کہ اسے وہاں جانا چاہئیے کہ نہیں۔۔ پھر سوچ کر وہ چلی آئی جہاں دو ماہ پہلے دیر سے آنے پر انٹرویو نہیں دے پائی تھی۔۔ "باس آج غصے میں ہیں انٹرویوز کے لئے اچھے ورکرز کو بھیجنا اچھے سے دیکھ کر۔۔" ایک لڑکی نے دوسری لڑکی کو سرگوشی میں کہا۔ جب کہ پاس سے گزرتی سائرہ سن چکی تھی اور لبوں پر زبان پھیرنے لگی۔۔ وہ ریسیپشن پر کھڑی اپنے مغرور باس کے بارے میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں۔۔

"آج فاطمہ بھی ساتھ آئی ہے ناں باس کے اگر زرا سی بھی غفلت برتی تو فائر۔۔" ایک لڑکی ریسیپشن پر آ کر کافی برہمی سے بولی تھی۔ باس سے وہاں کے ورکرز بہت نالاں دیکھائی دیتے تھے۔۔ "یہ فاطمہ کون ہے بھلا۔۔؟" وہ سوچتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔ اتنے میں ایک لڑکی بھاگتی ہوئی آئی۔۔ "غضب ہو گیا ہے مہر فاطمہ روئے جارہی ہے اور باس کا معلوم ہے ناں اگر انہیں علم ہو گیا کہ فاطمہ روئی ہے میری شامت۔۔ کچھ کرو یار۔۔" آنے والی لڑکی کے تاثرات بس رو دینے والے تھے۔۔

"کیا کریں۔۔ باس ابھی دومنٹ کے لئے آفس سے غائب ہوئے ہیں آتے ہی فاطمہ کو دیکھ کر کلاس لگادیں گے۔" وہ آپس میں ہی گفتگو کرتی پریشان ہوتی ہوئی ہر ایک فرد سے بے خبر تھیں۔ "کیا میں کوئی ہیلپ کر سکتی ہوں۔۔؟ فاطمہ کون ہے جو رو رہی ہے۔۔۔؟" وہ ڈوپٹہ ماتھے تک کئے ہوئے دبلی پتلی لڑکی کو دیکھ کر سر جھٹک گئیں۔۔

"آپ سے کچھ نہیں ہو پائے گا۔ آپ جائیں میڈم۔۔" ایک لڑکی نے تنفر سے سر جھٹک کر کہا۔۔ جب ان حسیناؤں سے کچھ نا ہو پایا تو وہ دیسی ٹائپ لڑکی کر ہی کیا سکتی تھی۔۔

"میں شائد آپ کی ہیلپ کر سکتی ہوں پلیز مجھے بتائیں ناں۔۔ کون ہے فاطمہ اور کیوں رو رہی ہے۔؟" اس نے اپنا سوال واپس سے دہرایا تھا۔۔ "فاطمہ سات ماہ کی بچی ہے جو باس کی بیٹی ہے وہ فیڈر نہیں پی رہی ہے۔۔ اور روئے جارہی ہے۔۔" ایک لڑکی نے تھک ہار کر تمام باتیں سائرہ کے گوش گزار کی تو وہ سر ہلا کر اسے اس بچی والے روم میں چلنے کا اشارہ کرنے لگی۔

"دیکھیں میڈم آپ سر کو نہیں جانتی ان کی فاطمہ کو زرا سا بھی کوئی ٹچ کرے ان سے برداشت نہیں ہوتا آپ پلیز اپنی موت کو دعوت مت دیں۔۔" لڑکی نے ڈرتے ہوئے اسے بھی ڈرانے کی بھرپور کوشش کی تھی۔۔

"کچھ نہیں۔ ہوگا مس، میں ان کی موت بھی برداشت کرلوں گی ایک بار فاطمہ کو دیکھ لوں۔۔" وہ مسکرا کر اطمینان دلانے لگی وہ بھی کندھے اچکا کر ساتھ چلی آئی۔۔ کمرہ بالکل مین آفس کے برابر میں تھا اور وہاں بچے کی ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔ "آپ اس بچی کی نینی ہیں۔۔؟" وہ فاطمہ کے بلک بلک کر رونے پر فوراً اس کی جانب لپکی۔

"اوہ خیر باس آگئے اور کیمرہ۔۔؟" ریسیپشن پر موجود لڑکیوں نے آنکھیں ہی میچ لی تھیں۔۔

"جی ہاں میں فاطمہ کی نینی ہوں پچھلے تین ماہ سے۔۔ لیکن آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا ہے کہ فاطمہ اس قدر روئی ہو۔۔" وہ پریشانی سے بولتے ہوئے سائرہ کو دیکھ رہی تھی جو فاطمہ کا ڈائپر چیک کر رہی تھی۔۔

"ڈائپر بھی چینج کرنا ہوگا اور اسے گیس ہو رہی ہے اس کی وجہ سے بے چین ہے۔۔ میں تھوڑا ورزش اسٹیپ کرتی ہوں۔" وہ بول کر نینی سے ڈائپر چینج کروانے لگی۔۔ اور پھر پاؤں کو دائیں بائیں کرتی پیٹ پر نرم اور آہستہ انداز سے ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ کچھ سیکینڈ میں ہی وہ پرسکون ہوگئی تھی۔

"واہ آپ تو ایکسپرٹ ہیں۔۔ کتنے بچے ہیں آپ کے۔۔؟" نینی امپریس ہوتی اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

جواباً سائرہ کھکھلا کر ہنس دی۔۔"اصل میں میرے بھائی کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں میری امی انہیں اس طرح سکون پہنچایا کرتی تھیں۔۔مجھے اس لئے اندازہ ہے کہ بچے کس انداز سے کب روتے ہیں۔۔"وہ ہنسی کے دوران بولی۔۔فاطمہ سائرہ کو دیکھتے ہوئے اس کی گود میں لپکنے لگی۔۔

"چھوٹی سی گڑیا۔۔"وہ اس کا منہ چومتے ہوئے بولی۔۔

"میم باس کی جانب سے اجازت نہیں ہے کہ ان کی پرنسس کو کوئی پیار کرے۔"نینی نے گھبرا کر بتایا اسے معلوم تھا آفس میں ایک کیمرہ ہے جس سے اوّاب خان کی نظریں اسی کمرے میں رہتی ہیں۔

"دیکھیں مس میں اتنی پیاری بچی کو باہوں میں بھر کر اس لئے نہیں چھوڑ سکتی کہ اس کے باپ کو اس بات پر اعتراض ہو کہ کوئی اسے پیار نہیں کر سکتا۔میری کمزوری پیارے پیارے معصوم بچے ہیں۔۔"وہ مسلسل اسے پیار کرتے ہوئے بتا رہی تھی جب کہ اس لڑکی کی جان ہی خشک ہو رہی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

دوسرے وسیع کمرے میں بیٹھا شخص لیپ ٹاپ پر چلتی لائیو وڈیو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔اس دوپٹے والی لڑکی کی پشت کیمرے کی جانب تھی جس کے سبب وہ اس کا چہرہ دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

"باہر ڈوپٹے میں جو لڑکی ہے اسے انٹرویو کے لئے پہلے بھیجو۔۔"اوّاب خان نے فاطمہ کے کمرے سے سائرہ کے نکل جانے کے بعد کال کر کے حکم دیا۔۔"سائرہ افضل آپ جائیں اانٹرویو کے لیے۔۔"سائرہ اپنا نام اتنی جلدی آجانے پر حیرت سے ریسپشن پہ موجود لڑکی کا چہرہ تکنے لگی۔۔

"باس نے آپ کو پہلے انٹرویو کے لیے بلایا ہے جلدی جائیں ورنہ باس غصہ ہو جائیں گے۔۔" لڑکی نے ڈرتے ہوئے اس سے کہا تو سائرہ سر ہلاتے ہوئے انٹرویو کے لیے روم میں داخل ہوئی۔۔

وہ جب روم میں پہنچی تو اوّاب خان کا رخ دیوار کی جانب تھا۔۔اس کے "مے آئی کم اِن سر!" کہنے پر کرسی کا رخ سائرہ کی جانب موڑا۔۔

"کیا تم شادی شدہ ہو۔۔؟" اس کا سوال اس قدر خیر متوقع تھا کہ سائرہ نے حیرت سے پلکیں اس کی جانب اٹھائیں۔۔

"اس سوال کا مطلب جان سکتی ہو میں؟" سائرہ نے بے حد حیرانی اور غم وغصے کی حالت میں پوچھا۔۔

"جان سکتی ہو کیوں نہیں۔۔ تمہارے پاس جاتے ہی فاطمہ چپ ہو گئی، اس کی سگی ماں نے کبھی اس کو اس طرح ٹریٹ نہیں کیا جیسے تم نے کیا۔۔ لہٰذا پوچھ رہا ہوں کہیں انگیجٹ نہیں ہو تو مجھ سے نکاح کر لو۔۔ جب تک فاطمہ سات سال کی نہیں ہو جاتی تم ہمارے ساتھ رہو گی پھر تم آزاد ہو۔۔" وہ سنجیدگی سے انٹرویو لینے کے بجائے ایک ایگریمنٹ ہی دے رہا تھا۔۔ سائرہ سرد نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔

"لیکن میں آپ سے یہ ایگریمنٹ سائن کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔۔" وہ بھی اسے جواب دینا جانتی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"اس سے تمہاری قسمت بدل سکتی ہے۔۔ تم اس وقت ایک جاب کی تلاش میں ہو اور جاب تمہیں کچھ عرصے کے لئے نہیں پورے چھ سال کے لئے مل رہی ہے، پھر آگے تمہارا جو فیصلہ ہو گا مجھے قبول ہے۔۔" وہ نظریں اس پر جمائے بولا جب کہ سائرہ غصے سے اس کی ٹیبل پر رکھا لیپ ٹاپ زور سے بند کرتے ہوئے دروازہ زوردار طریقے سے بند کرتے چلتی بنی۔۔ اوّاب سوچ میں پڑ گیا کہ اسے واپس کیسے لایا جائے۔۔۔

وہ گھر پہنچی تو خاصے غصے میں تھی آخر ہر کوئی اسے ایسا ہی کیوں مل رہا تھا جو صرف اپنا ہی فائدہ سوچ رہا تھا۔۔ آخر اس کا کوئی فائدہ کرنے میں دلچسپی کیوں نہیں رکھتا تھا۔۔؟ وہ رات کھانا کھائے بنا سر درد کا بہانہ بنا کر سونے کے لئے لیٹ گئی لیکن آنسو بھل بھل کرتے آنکھوں سے نکلتے چلے گئے۔ "آج تمہاری بھابھی آئیں تھی۔۔ کہہ رہی تھیں سائرہ کے لئے ایک رشتہ ہے۔۔" اس کی ماں کی باتیں کان میں گونجی جو تھوڑی دیر پہلے خوشی سے اسے بتا کر گئی تھیں۔۔

"کہہ رہی تھی رشتہ اچھا ہے اپنی سائرہ خوش رہے گی۔۔" اس نے اپنی خوشی ڈھونڈنی چاہی جو کہیں بھی نہیں تھی۔۔

"میرے ساتھ ہی کیوں ایسا ہوتا ہے۔۔؟ کیا گورا رنگ نا ہونا اصل مسئلہ ہے یا اکیلی لڑکی ہونا زیادہ بڑا مسئلہ ہے۔۔؟" وہ لمبی سانس بھر کر سوچنے لگی۔۔ یہ گھر اس کے باپ کا تھا۔۔ تین کمروں پر مشتمل یہ گھر خاصا کشادہ تھا کیونکہ رہنے والے محض دو خواتین تھیں۔۔ اوپر ایک کمرہ موجود تھا جب کہ دوسرا کمرہ سائرہ کا اور تیسرا رضیہ بیگم کا تھا۔۔ اوپر پہلے اس کے بھائی کی فیملی رہتی تھی لیکن اب وہ کافی وقت سے بند پڑا تھا۔۔ کل اسے دوبارہ لڑکے والے دیکھنے آ رہے تھے اور اسے شام میں پھر اپنی امی کو ڈائیلاسز کے لئے بھی لے جانا تھا۔۔ سائرہ خفگی سے کروٹ بدل کر لیٹ گئی اور اس باس کو نا چاہتے ہوئے بھی کڑھ کر سوچنے لگی جو محض چھ سال کے لئے شادی کی آفر کر رہا تھا۔۔ پھر چھ سال بعد کیا۔۔؟ اپنی ماں کے لئے ایک اور دکھ وہ نہیں خرید سکتی تھی۔۔

تین بجے تک رشتے والے اور ساتھ بھابھی بھی گھر میں موجود تھے۔۔ سائرہ انہیں پسند آ گئی تھی۔۔ البتہ لڑکا دیکھنے انہیں بعد میں جانا تھا۔۔ بقول بھابھی کے لڑکا باہر سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے۔۔

"دیکھیں باجی زیادہ کچھ نہیں بس جہیز میں یہ گھر اپنی بیٹی کے نام کر دینا اور دو تولہ سونا تو ہونا ہی چاہئیے آج کل کی ضرورت جو ہے۔۔" لڑکے کی ماں نے جب بولنا شروع کیا تو بھابھی کی آنکھیں گھر نام کروانے والی بات سن کر پھیل گئیں۔۔ آخر کو ان کے شوہر کا حصہ جو تھا اس گھر میں۔۔

"سمینہ تم نے پہلے نہیں بتایا تم میری نند سے اس لئے رشتہ کرنا چاہتی ہو کہ یہ گھر تمہارے نام ہو جائے۔۔؟" بھابھی نے آنکھیں دیکھائیں۔۔

" بھئی اکیلی ماں کیا کرے گی گھر کا بیٹی کے نام ہو گا تو رعب ہو گا اس کا سسرال میں کہ لڑکی کے نام ایک گھر ہے۔۔" وہ بڑی چالاکی سے اپنی بات منوانے کے چکر میں لگی ہوئی تھیں۔۔

" یہ گھر میرے شوہر کا ہے، اگر ہم یہاں نہیں رہتے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم نے حصہ ہی چھوڑ دیا ہے۔۔ ہمارا حصہ ہے یہاں۔۔" بھابھی تلملائی تھیں۔۔ سائرہ اور رضیہ ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے۔۔

"سائرہ ایسا کر اپنے لئے لڑکا خود ہی پسند کر لے، جہیز بھی کم دینا پڑے گا۔۔" بھابھی کا مشورہ بھی بالکل بھابھی جیسا تھا۔۔

"آئے ہائے پھر مجھے کیوں لائی ہے اس کالی کو دیکھانے جب میرے سوہنے بیٹے سے اس کی شادی نہیں کروانی ہے۔۔" وہ اٹھتے ہوئے اپنی کڑوی زبان سے سائرہ کی سانولی رنگت کا تمسخر اڑا رہی تھیں۔۔ اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔۔

"میں جب بھی شادی کروں گی آنٹی آپ کو ضرور بلواؤں گی آیئے گا اور دیکھئے گا آپ سے حسین اور پڑھا لکھا بیٹا میری قسمت میں ہو گا۔۔" وہ بولی تو رضیہ بیگم نے آمین کہا۔۔

جب کہ بھابھی اور وہ لڑکے کی ماں تن فن کرتے ہوئے گھر سے نکل گئے اور لمحہ کے ہزارویں حصے میں سائرہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ شادی اب اس امیر زادے سے ہی کرے گی کیونکہ اب یہ اس کی انا کا مسئلہ بن گیا تھا۔۔

شام میں وہ جان بوجھ کر لیٹ آفس آئی تھی کیونکہ یہ وقت ورکرز کے آف کا ہوتا ہے۔۔وہ پانچ بجے کے قریب اواب کے آفس کے باہر موجود تھی۔۔

"باس سے کہنا اس دن والی لڑکی آئی ہے جسے آپ نے آفر کی تھی۔۔"وہ جانتی تھی وہ انسان اسے نام سے ہرگز بھی یاد رکھنے والا نہیں تھا۔۔ ناہی اسے اس کی شکل میں دلچسپی تھی اسے تو بس اپنی بیٹی ہی پیاری تھی۔۔

"سر آپ کو اندر بلا رہے ہیں۔۔" آفس بوائے اسے کہہ کر چلا گیا جب کہ سائرہ روم میں داخل ہوئی۔۔

NOVEL IN URDU

"بیٹھیں۔"وہ بول کر چائے کا آرڈر دینے لگا۔۔

"مجھے آپ کی آفر قبول ہے۔۔"

بنا کسی لگی لپٹی کے سائرہ نے براہِ راست آنے کی وجہ بیان کی۔۔

"مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی۔"وہ سنجیدگی لئے بولا تو سائرہ نے ناسمجھی سے دیکھا اسے بھلا کیسے یقین ہو سکتا ہے کہ وہ آئے گی۔۔؟

"تمہارے چہرے پر رقم تھا تمہیں جاب کی سخت ضرورت ہے۔۔" وہ اس کا سوال چہرے سے پڑھ سکتا تھا۔۔

"میری ایک شرط ہے۔" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کانفیڈینس سے بولی۔

"مجھے منظور ہے۔۔" وہ اتنا جانتا تھا اس کی شرط بے ضرر سی ہو گی۔۔

"میں اپنی ماں کو ساتھ رکھوں گی۔۔ اور جاب کر کے ان کے اخراجات اٹھاؤں گی۔" وہ اس کا احسان نہیں لینا چاہتی تھی اس لئے اپنی بات پر زور دے کر بولی۔

"تمہاری جاب یہی ہے کہ تم فاطمہ کا دھیان رکھو گی اس کی تمہیں اچھی تنخواہ، رہائش، کھانا پینا سب ملے گا۔۔ میرے گھر میں میرے علاوہ کوئی نہیں ہے، مجھے مسئلہ نہیں ہے۔" وہ سنجیدگی سے بات کرتا تھا تو مقابل کو بولنے میں دقت ضرور پیش آتی تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں فاطمہ کا ہر طرح سے دھیان رکھوں گی اور کسی چیز کی کمی ہونے نہیں دوں گی۔۔ لیکن چھ سال میں میرے ساتھ کچھ ایسا ہو جاتا ہے کہ میں زندہ نہیں بچتی تو آپ کو میری ماں کا دھیان رکھنا ہو گا۔۔" وہ ایسے بول رہی تھی جیسے اللہ نہ کرے اسے کوئی بیماری ہو۔۔

"کیا کوئی مسئلہ ہے۔۔؟" وہ اچانک نرم لہجے میں پوچھنے لگا۔۔ اسے خدشہ ہوا۔۔

"زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے کوئی بھی کبھی بھی اس دنیا سے جا سکتا ہے اور میں نہیں چاہتی میری ماں اکیلی اس دنیا کے رحم و کرم پر رل جائیں۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تو اواب نے سمجھ کر سر ہلا دیا وہ سہی کہہ رہی تھی واقعی ہانی کے جانے دکھ تو ابھی تازہ ہی تھا۔۔ تین ماہ ہی گزرے تھے اس کو اس دنیا سے گئے ہوئے اور وہ اس دن کے بعد سے کس حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا یہ تو اس کے قریبی لوگ باخوبی جانتے تھے۔۔۔

"تمہاری ہر شرط منظور ہے کب کرنا ہے نکاح۔۔؟" وہ فاطمہ کو اکیلے پال کر جس قدر پریشان تھا وہ جلد از جلد اس لڑکی کو فاطمہ کے پاس لے جانا چاہتا تھا۔۔ "میرے گھر رشتہ لے کر آئیں پہلے اور میری ماں جن کو یہ نہیں بتایئے گا کہ یہ شادی چھ سال چلے گی۔ وہ پیشنٹ ہیں اور وہ مجھے یہ ایگریمنٹ سائن نہیں کرنے دیں گی۔۔" اس کا اشارہ نکاح کی جانب تھا۔۔

"ٹھیک ہے تمہاری شرطوں کی لسٹ بے ضرر اور خاصی طویل ہے لیکن یہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس پر اعتراض کیا جاسکے۔" وہ جوان مرد خوبرو کمپنی کا مالک ان آئے گئے رشتوں سے ہزار گنا بہتر تھا اس کی ماں ضرور خوش ہوتیں۔۔ اس کی شخصیت ساحرانہ تھی لیکن سائرہ کو اس سحر نے بالکل متاثر نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ ڈائیلاسز کے لئے نہیں جا سکی تھی لہذا دوسرے دن صبح ہی رضیہ بیگم کو ڈائیلاسز کے لئے لے آئی تھی۔۔

کچھ گھنٹوں بعد وہ فری ہو کر گھر پہنچی تو اواب خان اپنی چمکتی گاڑی سے ٹیک لگائے آنکھوں پر دھوپ سے بچنے کے لئے گلاسز چڑھائے کھڑا تھا۔۔ سائرہ کے قدم اسے دیکھ کر تھمے لیکن اگلے ہی پل وہ اگنور کرتی تالا کھولے گھر میں داخل ہو گئی۔۔ اواب نے لب بھینچ کر اس کا یہ مغرور انداز دیکھا تھا۔۔ سائرہ کی ناک خاصی لمبی تھی۔۔ جو اسے کافی منفرد بناتی تھی۔۔ وہ چند منٹ بعد دروازے پر دستک دے رہا تھا۔۔

سائرہ نے ہی دروازہ کھولا اور اسے لئے اندر چلی آئی۔۔

"امی یہ سونیا کے جاننے والے ہیں۔۔" سائرہ نے تھوک نگلتے ہوئے جھوٹ گڑا۔۔ اواب کو دلچسپی نہیں تھی محض سائرہ کا ہاتھ مانگنا تھا۔۔۔

"سلام آنٹی اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔۔؟" وہ ہانی کے جانے کے بعد پہلی بار کسی سے اس طرح حال احوال لینے کا روادار ہوا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

وہ اسے دیکھ کر اٹھ بیٹھی اور اس کا بغور جائزہ لینے لگیں۔۔ وہ کہیں سے بھی ان کی کلاس کا نہیں لگتا تھا۔

"اصل میں مجھے آپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگنا ہے۔۔ یہ کام تو پیرنٹس کا ہوتا ہے لیکن میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اس لئے یہ کام مجھے خود ہی کرنا پڑ رہا ہے۔۔ آپ سے کوئی بات نہیں چھپا سکتا میری ایک سات ماہ کی بیٹی بھی ہے۔۔ مجھے بیوی اور اسے ماں کی ضرورت ہے مجھے سائرہ سے بہتر کوئی لڑکی ابھی تک نہیں ملی اس لئے آپ سے رشتہ مانگنے چلا آیا۔۔" وہ تفصیل سے بتاتے ہوئے تھوڑی سی بات سائرہ کی کہی بھی ایڈ کر گیا۔ وہ

جانتا تھا کوئی ماں اپنی بیٹی کے بارے میں ایسے فیصلہ نہیں لے گی کہ اس کی بیٹی شادی کرنے کے بعد بھی غیر شادی شدہ رہے۔۔

"لیکن آپ کی بیٹی۔۔" وہ پہلی بار سٹپٹا کر بولیں۔۔ "امی بہت پیاری ہے، ہماری شنزا کی طرح ہے معصوم سی۔۔" سائرہ نے چائے کا کپ اور دیگر لوازمات ٹیبل پر رکھتے ہوئے محبت سے بتایا۔۔

"تم ملی ہو۔۔؟" امی نے پوچھا تو سائرہ نے سر ہلا دیا۔۔ "جاب انٹرویو پر ملی تھی۔۔" وہ آدھی سے زیادہ باتیں گول کر گئے تھے اور رضیہ بیگم سمجھیں کہ سونیا نے اسے جاب کے لئے بھیجا اور وہاں اس خوبرو نوجوان نے سائرہ کو پسند کر لیا۔۔

"اگر سائرہ راضی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔" وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولیں۔۔ کہاں اس کے لئے ایسے گئے گزرے رشتے آتے تھے اور کہاں یہ سامنے بیٹھا شخص شہزادوں جیسی آن بان رکھنے والا۔۔ وہ بے اختیار اپنے رب کی شکر گزار ہوئی تھیں انہیں یوں لگا جیسے ساری دعائیں سن لی گئی تھیں۔۔

"آنٹی آپ ہمارے ساتھ ہی رہیں گی۔۔" اواب کے مزید کہنے پر انہیں دھچکا سا لگا تھا۔۔

"میں۔۔؟ میں کیسے بیٹے۔۔ میرا یہ گھر ہے ناں آپ دونوں اپنے گھر میں خوش رہنا۔۔" انہوں نے سادگی سے انکار کیا۔۔ انہیں یہ بات گوارا نہیں تھی کہ وہ اپنے داماد کے اخراجات پر پلے۔۔

"امی اگر آپ میرے ساتھ نہیں جائیں گی تو میں بھی شادی نہیں کروں گی۔۔"

سائرہ اپنی ضد پر اڑ گئی تھی انہوں نے پریشان نظروں سے سائرہ کی جانب دیکھا وہ چیلنج کرتی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی اس دوران وہ خاموشی سے چائے کا کپ لبوں سے لگائے دونوں کو باری باری دیکھ رہا تھا۔۔

"آنٹی مجھے لگتا ہے کہ آپ کو سائرہ کی بات مان لینی چاہیے آپ اکیلی یہاں پر کیسے رہیں گی اگر آپ کی اچانک طبیعت خراب ہو جائے تو آپ کو دیکھنے والا کون ہے لہذا آپ کو ہمارے ساتھ ہی چلنا ہو گا آپ اپنی خوشی سے جائیں گی تو زیادہ بہتر ہے ورنہ میں اور سائرہ آپ کو یہاں سے اٹھا کر بھی لے جا سکتے ہیں۔۔" اس نے دھمکی دیتے ہوئے رضیہ بیگم کو اچانک ہنسا دیا تھا۔۔ وہ ہنستے ہنستے اثبات میں سر ہلانے لگیں۔ "بیٹا آپ بھی میری سائرہ کی طرح ہی بہت ضدی ہیں.." اس نے سر کو خم دیتے ہوئے ان کی یہ بات قبول کی۔۔

"آنٹی میں چاہتا ہوں نکاح جلد سے جلد ہو جائے کیونکہ میری بچی بہت چھوٹی ہے اس کو سائرہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے فاطمہ کو ایک ماں مل جائے گی اور مجھے بیوی.." اس نے کمال ضبط سے بیوی پر زور دیتے ہوئے کہا تھا سائرہ نے اس کی جانب خشمگیں نظروں سے دیکھا۔۔

لہذا دوسرے دن ان کا سادگی کے ساتھ نکاح تھا نکاح میں سائرہ کے بھائی بھی شامل تھا اور اس کی بیوی بھی۔۔

اس کی بیوی تو آنکھیں پھاڑے اس وجیہہ شخص کو اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔"تمہاری بہن تو بڑی چالاک نکلی کتنے امیر کبیر اور خوش شکل انسان کو اس نے پھنسایا ہے کبھی اس نے اپنی شکل دیکھی ہے یہ اس آدمی کے لائق بھی ہے کہ نہیں۔۔۔" وہ اپنی جلن اپنے برابر بیٹھے شوہر سائرہ کے بھائی کے کان میں اگل رہی تھی اس کا بھائی اندر ہی اندر بہت خوش تھا کہ چلو اس کی بہن اب خوشیاں پا سکے گی ورنہ اس نے ہمیشہ ہی تنگ زندگی گزاری تھی۔۔۔

دونوں کے نکاح میں فاطمہ بھی شامل تھی۔۔۔وہ مسلسل سائرہ کے بوندے کے ساتھ کھیل رہی تھی اسے چند گھنٹوں میں ہی فاطمہ سے انسیت ہو گئی تھی جب شادی فاطمہ کے لیے ہو رہی تھی تو اس نے سوچ لیا تھا اپنی تمام محبتیں صرف اور صرف فاطمہ کے لیے ہی رکھے گی اس محبت میں اس کے باپ کا کچھ بھی حصہ نہیں ہو گا۔۔۔لیکن وہ بھول بیٹھی نکاح اس نے اواب سے ہی کیا ہے۔۔

رات نو بجے سائرہ رخصت ہو کر بڑی سی گاڑی میں بیٹھے اواب کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی اس کی ماں نے کہا تھا کہ وہ اگلے دن ان کے گھر جائیں گی۔۔لحاظہ اس بات کو دونوں نے ہی اشو نہیں بنایا۔۔

وہ بڑے سے محل نما گھر میں پہنچی۔۔سائرہ حیرت سے گونگ ہی ہو گئی اس نے آج سے پہلے ایسے بڑے بڑے بنگلے محض باہر سے ہی دیکھے تھے۔۔اور وہ اندر سے پہلی دفعہ اواب کے سفید محل کو دیکھ رہی تھی داخل ہوتے ہی بڑا سا ہال تھا، ہال میں ایک جانب ڈائننگ ٹیبل سیٹ کی گئی تھی بائیں جانب بڑا سا کچن تھا

اور وہیں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا اسے لگا کہ اس کا سر چکرا جائے گا سیڑھیاں بہت زیادہ تھیں ایسا لگ رہا تھا کہ ایک روم کے ختم ہوتے ہی دوسری سیڑھی بنائی گئی تھی پھر دوسرا روم کے ختم ہو جاتے ہی تیسری منزل کی سیڑھیاں تھیں ایسے پتہ نہیں کتنی منزل تھیں وہ سوچ کر ہی رہ گئی۔۔۔

"آپ جب اکیلے رہتے ہیں تو اتنے سارے کمرے اور اتنا بڑا محل کیوں بنایا ہوا ہے۔۔"اس نے سادگی سے پوچھا وہ حیران ہوا۔۔ وہ اس محل سے متاثر ہونے کے بجائے اس سے سوال کر رہی تھی۔۔"بھئی امیر کبیر انسان ہوں اور اپنا بزنس ہے میرا تو اتنا بڑا محل میرا حق ہے نا۔۔ بس کہہ سکتے ہیں کہ قسمت میری امیر نہیں ہے میری بیوی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا وہ تین ماہ پہلے مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔"اسے حیرت ہوئی تین ماہ کے اندر اندر وہ دوسری شادی کر چکا تھا۔۔ اسے تو بعد میں اندازہ ہونا تھا کہ وہ اس کے لئے کیا حیثیت رکھتی ہے۔۔

وہ فاطمہ کو لئے ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں دنیا جہان کے کھلونے اور قیمتی چیزیں فاطمہ کے لئے موجود تھیں۔۔

وہ فاطمہ کو بے بی کوٹ میں ڈال کر سائرہ کو اشارہ کرنے لگا وہ آہستہ سے چل کر اس کی پہلو میں آ کر بیٹھ گئی۔۔

"آج سے میری بیٹی تمہاری اولین زمہ داری ہے۔۔ بلکہ تمہاری پہلی آخری زمہ داری ہی میری بیٹی ہے اور میری بیٹی سے بڑھ کر تمہاری زندگی میں کوئی نہیں ہونا چاہئیے۔۔" وہ اسے باور کرواتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جب کہ وہ اس کی پشت کو دیکھنے لگی۔ کاش وہ بتا سکتی یہ وجہ انسان اس کا نہیں ہے۔ وہ صرف اور صرف ایک باپ ہے جسے اپنی بیٹی سے بے پناہ محبت ہے۔۔ اتنی محبت کہ اس نے کسی غیر لڑکی سے نکاح کر لیا تھا۔۔ اس کی آنکھیں نم ہوئی اور اس نے بے اختیار ہی سوچا کہ کاش اس کی بیوی نہیں مرتی۔۔

اگلی صبح ناشتے کی میز پر فاطمہ بھی سائرہ کے ساتھ موجود تھی اواب کو بے حد خوشی محسوس ہوئی ورنہ وہ عموماً نینی کے ساتھ کمرے میں ہی ہوتی تھی۔۔ "میری پرنسز!" وہ محبت سے اس کا سر چومتے اپنی گود میں بیٹھانے لگا۔۔ وہ اواب کے پاس جاتے ہی سائرہ کی جانب لپکنے لگی۔۔ "یہ تو تم سے ایک دن میں ہی ہل گئی ہے۔۔" وہ حیرت سے بولا۔۔ "ہاں بس بچوں کو جہاں محبت ملے وہیں کے ہو جاتے ہیں۔" وہ مسکرا کر فاطمہ کے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی۔۔ "آپ میرے ساتھ چل رہے ہیں امی کو لینے جانا ہے۔؟" وہ سوالیہ نظریں اس کی جانب اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"یہ شادی صرف فاطمہ کی وجہ سے ہوئی ہے تو پلیز مجھ پر رعب جھاڑنے کی یا مجھے کہیں بھی چلنے کی آفر مت کرنا کیونکہ میں رد کرنے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاؤں گا۔۔" وہ اپنے مخصوص ٹون میں واپس آتے ہوئے اسے باور کروانے سے کبھی نہیں چوکتا تھا کہ یہ شادی کس وجہ سے ہوئی ہے۔۔

وہ آنسو پینے لگی۔۔ "ڈرائیور کے ساتھ جا کر لے آنا آنٹی کو۔۔" وہ کہتے ساتھ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ ملازمہ بھاگتی ہوئی اس کا بریف کیس لے آئی۔۔ انہیں معلوم ہوتا تھا اب ان کے سر کو کس چیز کی ضرورت ہے۔۔ سائرہ اسے فاطمہ کو پیار دینے کے بعد جاتا ہوا دیکھنے لگی۔۔

"اگر ساتھ چلے جاتے امی خوش ہو جاتیں۔۔" وہ ہولے سے بڑبڑائی تھی۔۔ یہ دکھاوا بھی کتنا مشکل ہوتا ہے جھوٹی مسکان چہرے پر سجانا اور پھر بتانا کہ زندگی بہت اچھی گزر رہی ہے۔۔ وہ لمبی سانس بھر کر فاطمہ کو تیار کرنے چل پڑی۔۔ اس کا باپ نا سہی بیٹی تو اس کے ساتھ جا ہی سکتی تھی۔۔ اور کچھ دیر بعد وہ بلیک مرسیڈیز میں اپنے گھر کے دروازے پر کھڑی بیل دے رہی تھی۔۔

"السلامُ علیکم امی!! کیسی ہیں۔۔؟ کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی۔" وہ مسکرا کر ان سے ملتی فاطمہ کا پرام گھسیٹ کر اندر کی جانب چلی آئی۔۔ اس کا لباس کافی قیمتی تھا۔۔ رضیہ بیگم نے خوشی سے کھلی کھلی سی سائرہ کو دیکھا۔۔

"بالکل ٹھیک ہوں میری بچی۔۔ فاطمہ نے تنگ تو نہیں کیا نیا چہرہ دیکھ کر روئی تو نہیں۔۔؟" وہ فاطمہ کا ماتھا چوم کر پوچھ رہی تھیں۔

NOVEL IN URDU

"نہیں امی یہ بہت پیاری بچی ہے، آپ کو پتا ہے اپنے بابا سے زیادہ مجھ سے اٹیچ ہو گئی ہے، ان کی گود میں جانے کے بعد میری جانب ہاتھ بڑھاتی ہے۔۔" وہ فخریہ انداز سے بتارہی تھی۔۔ ایک ہی دن میں وہ کس قدر فاطمہ کو اپنا گرویدہ کرچکی تھی۔۔

"ارے بھئی اس کے باپ کا زیادہ حق ہے سائرہ، اکیلے تن تنہا اسے پال رہا تھا۔۔" وہ افسوس سے بولیں تو اسے یاد آیا آج سے پہلے وہ ہر روز اپنے ساتھ فاطمہ کو بھی آفس لے جاتا تھا۔۔ نا جانے سائرہ پر اسے کیسے ٹرسٹ ہوا تھا ورنہ وہ نینی کے پاس بھی اسے چھوڑنے کا روادار نہیں تھا۔۔ کیمرہ لگا کر اپنی بیٹی کی نگرانی کرتا تھا۔۔ عجیب باپ تھا بیوی کے مرنے کے بعد جہاں باپ کو کچھ ہوش نہیں رہتا اس نے اپنے ہوش صرف اپنی بیٹی کے لئے سنبھال رکھے تھے۔۔ محبوب بیوی کا بچھڑ جانا اس کا دکھ۔۔۔ سائرہ بہت دکھی ہوئی تھی۔۔

اس نے فاطمہ کو پرام سے نکال کر گود میں بیٹھا لیا۔۔ وہ سفید رنگ کی فراک میں گڑیا ہی معلوم ہوتی تھی۔۔ نیلی کانچ سی آنکھیں سفید رنگت گول گول آنکھیں۔۔ وہ بہت خوب صورت تھی۔۔

تھوڑی دیر گزری تو بھابھی بھی بچوں کے ساتھ آ گئیں۔۔ "ہائے سائرہ تمہاری گاڑی تو بہت زبردست ہے۔۔" وہ حیران سی بولی۔۔ حالانکہ یہاں کا رخ پہلے کبھی نہیں کیا تھا پیسے کی کشش نے اچانک بھابھی کو اپنی جانب کھینچا تو انہیں سائرہ بھی اچھی لگنے لگی۔۔

"جی بس امی کو لینے آئی ہوں۔۔ اواب نے کہا کہ میں مصروف ہوں تم جا کر امی کو لے آؤ۔۔" وہ مسکرا کر رضیہ بیگم کا ہاتھ تھام کر بولی تو بھابھی کی مزید آنکھیں پھیلی۔۔

"کیا تم اپنے محل میں امی کو بھی رکھو گی۔۔؟ اگر جگہ ہو تو ہمارا بھی سوچنا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنے مطلب کی بات پر آئی تھی۔۔ "نہیں امی کے علاوہ کسی کو نہیں لے جا سکتی۔۔"اس نے صاف انکار کیا۔۔

اواب نا جانے کیا سوچے گا لالچی فیملی ہے۔۔ سائرہ کو یوں سب کو لے جانا مناسب نہیں لگا۔۔

"ارے میں بھی کہاں جانے کے لیے تیار ہوں یہ تو اواب اور سائرہ ہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ آپ اکیلی ہو گئی ہیں ہمارے ساتھ چلیں کچھ دن رہ کر دیکھوں گی اگر مجھے اچھا نہیں لگا ناں میں بھی واپس اپنے ہی گھر میں آجاؤں گی اپنا گھر اپنا ہوتا ہے بھئی۔۔"انہوں نے سنجیدگی سے جتایا۔۔ بھابھی بدمزہ ہوئی۔۔

"سائرہ تمہاری تو قسمت ہی کھل گئی ہے اتنا امیر کبیر شوہر تمہیں مل گیا ہے.. ہمیں دیکھو کرائے کے گھر میں رہ رہے ہیں بچوں کی پڑھائی کا مسئلہ اتنا ہوتا ہے اور اس مہنگائی میں بندہ گھر چلائے یا بچوں کو پڑھائیں۔۔" انہوں نے آج سے پہلے سائرہ کے سامنے ایسا رونا کبھی نہیں رویا تھا سائرہ کے ساتھ امیر بندہ دیکھ کر انہیں مہنگائی بھی یاد آنے لگی تھی۔۔

"امی آپ جلدی سے تیار ہو جائیں ہمیں نکلنا ہے فاطمہ اتنی دیر گھر سے باہر نہیں رہتی۔۔" وہ بات بناتے ہوئے بولی بھابھی کے مسئلوں میں پڑ کر وہ اواب کی نظروں میں نہیں گر سکتی تھی۔۔

"ہاں بیٹے میں نے سامان تو سارا ہی باندھ لیا تھا تمہارے ساتھ نکاح سے پہلے بس اب صرف اس کو رکھوانا ہے بس پھر نکلنا ہے میں ذرا کپڑے تبدیل کر کے آتی ہوں پھر چلتے ہیں۔۔" انہوں نے کہتے ہوئے باہر کی جانب راہ لی جبکہ بھابھی پہلو بدل کر رہ گئیں۔۔ ان کی بہت خواہش تھی کہ وہ سائرہ کا محل دیکھیں لیکن سائرہ نے انہیں لے جانے کی کوئی بات نہیں کی وہ ان کے گاڑی میں بیٹھتے ہی تن فن کرتے ہوئے چلی گئیں اب اپنے شوہر کو ایک کی چار لگا کر وہ سب کہانی سنانے والی تھی۔۔

سائرہ جانے سے پہلے ہی ملازمہ سے اپنی امی کا کمرہ سیٹ کروا چکی تھی ان کا سامان سارا سیٹ کرتے ہوئے واکر میں فاطمہ کو ڈال کر گاہیں بگاہیں اس پر نظر ڈالتی اپنی امی کا کمرہ سیٹ کر رہی تھی شام تک سارا کام کر کے وہ فاطمہ کے ساتھ گارڈن میں آ کر کھیلنے لگی سائرہ اور فاطمہ دونوں گھٹنوں کے بل ایک ساتھ دوڑ لگا رہی تھیں۔ سائرہ آگے نکل جاتی تو فاطمہ فوراً سے توڑتی ہوئی اس کے پیچھے آتی اور کھکھلا کر ہنستی کبھی فاطمہ آگے نکل جاتی تو سائرہ جان بجھ کر آہستہ آہستہ اس کے پیچھے آتی اور وہ مزید تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے کی جانب بھاگتی اواب کی کار پورچ میں آ کر رکی تو فاطمہ بیٹھ گئی اور اپنے بابا کو دیکھنے لگی۔۔ وہ گاڑی سے باہر نکلا۔۔ فاطمہ نے ایک نظر سائرہ کو گھاس پر بیٹھے دیکھا اور کھکھلاتی ہوئی اواب کی جانب بھاگی۔۔ سائرہ مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ جب اواب کے پاس پہنچی اس نے جھک کر اپنی بیٹی کو محبت سے باہوں میں بھر لیا۔۔ وہ گود میں چڑھی اپنے بابا کو سائرہ کی جانب اشارہ کرتے اسے متوجہ کر رہی تھی وہ نا

سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔ جب سائرہ اٹھ کر ان کی جانب آئی اسے قریب آتے دیکھ کر فاطمہ کھکھلا کر اچھلتی ہنس رہی تھی۔۔ "یہ تمہیں دیکھ کر ایسے کیوں کر رہی ہے۔۔؟" وہ حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"میں ابھی اس کے ساتھ پکڑنے والا کھیل رہی تھی اس لئے فاطمہ سمجھ رہی ہے میں اسے پکڑنے آئی ہوں۔۔" وہ سمجھ کر محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگا۔۔ وہ ابھی تک سائرہ کو دیکھتی ہنس رہی تھی رضیہ بیگم نے دور سے یہ منظر دیکھ کر دعائیں پڑھی۔۔

اب سے صبح ناشتے کی میز پر سائرہ کی امی کا بھی اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ فاطمہ کو سنبھالے ہوئے تھیں جب کہ سائرہ فاطمہ کے لئے فیڈر تیار کر رہی تھی۔۔ اواب اپنے ناشتہ کرتے ہوئے فاطمہ کے ساتھ باتیں بھی کر رہا تھا لیکن اس کی نگاہیں سائرہ کو تلاش کر رہی تھیں۔۔ وہ جیسی آتی ہوئی دیکھائی دی فاطمہ کا بس نہیں چلا وہ دوڑ کر سائرہ سے چمٹ جائے۔ "بیٹی کافی دیر لگا دی کب سے فاطمہ تمہارے لئے بے چین ہے۔۔" رضیہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے بتایا۔۔ "بس امی فیڈر بہت گندہ ہو رہا تھا گرم پانی سے دھو رہی تھی اللہ جانے اس کی نینی اس گندے فیڈر میں اسے کب سے دودھ پلا رہی تھی۔" وہ بہت غصے میں دیکھائی دے رہی تھی چہرے پر سخت تاثرات تھے۔ اواب نے سن کر لب سختی سے آپس میں پیوست کئے اس کے اتنی نگرانی کے باوجود بھی اس کی بیٹی کے ساتھ یہ سلوک ہوا تھا۔۔ وہ اب مزے سے سائرہ کی گود میں بیٹھی

NOVEL IN URDU

فیڈر پی رہی تھی۔۔ سائرہ بناناشتہ کئے اس کی پرواہ میں گھلی رہی تھی۔۔ یہ سب اواب کی نظروں سے بھی گزر رہا تھا۔۔ لیکن وہ اس کا فرض گردان کر نظر انداز کر دیتا۔۔

وہ اٹھنے لگا جب رضیہ بیگم نے بات چھیڑ دی۔۔ "وہ بیٹا حمزہ کا نشرح ہے، سائرہ کا بھتیجا ہے میرے بیٹے اور بہو نے بہت اسرار کیا ہے کہ ہم سب وہاں جائیں۔۔" رضیہ بیگم کو کب سے ان کی بہو کی کالز آ رہی تھیں۔۔ وہ آج بات کرنے کا سوچ چکی تھیں اور نشرح میں بھی دن کم ہی رہ گئے تھے۔۔

"آنٹی معذرت میں نہیں جا سکتا کہیں آپ لوگ چلے جائیں۔۔" وہ بولتے ساتھ ہی لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔۔ سائرہ نے افسوس سے اس کی پشت کو دیکھا۔۔

"اواب تو نہیں جا رہا ہے تم جاؤ گی۔۔؟" وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔ "امی فاطمہ کو اگر اس کے بابا نے ساتھ جانے دیا تو پھر ہی جا سکتی ہوں، اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولی اور فاطمہ کے سو جانے پر وہ ناشتے کے لئے بیٹھی۔۔

وہ رات گئے تک واپس آیا، سائرہ اور اواب کے بیڈ جدا تھے۔۔ وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔ وہ شاور لے کر باہر آیا موقع دیکھ کر سائرہ نے نشرح میں جانے کے لئے بات کرنے کا سوچا۔۔

"پلیز چلتے ہیں ناں نشرح میں۔۔" وہ انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی۔۔ "تمہیں معلوم ہے ناں تم یہاں کس وجہ سے آئی ہو۔۔؟" وہ سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

"جی معلوم ہے۔۔" وہ نظریں نیچے کئے بولی تو وہ اسے دیکھنے لگا۔۔

"پھر مجھ پر بیوی والا رعب جما کر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔؟" مقابل نے سختی سے دانت کچکچاتے ہوئے سوال پوچھا۔۔ "کچھ ثابت نہیں کرنا چاہتی میں آپ پر نا ہی اپنے حق جتانا چاہتی ہوں۔۔ لیکن دنیا کو دیکھانا ہے کہ میں آپ کے ساتھ خوش ہوں، مطمئن ہوں۔۔ میری ماں بیمار ہے انہیں یہ نہیں بتا سکتی یہ شادی محض ایک فرضی رشتہ ہے اس لئے چاہتی ہوں ہم حمزہ کے نشرح میں جائیں۔۔" وہ آنسوؤں کو پیتے ہوئے بولی۔۔ حالانکہ اس کا یہ انداز اسے بہت بری طرح چبھتا تھا۔۔ "مجھے تمہارے خاندان سے کوئی سروکار نہیں ہے سمجھی۔۔ صرف آنٹی کی طبیعت کا لحاظ کرتا ہوں ورنہ انہیں کل ہی بتا دوں تم میری بیوی کی کس حیثیت پر فائز ہو۔"

وہ پھنکارتا ہوا دھپ دھپ کرتا کمرے سے چلا گیا تو وہ پیچھے بکھر سی گئی۔ صبر کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن وہ صبر کر رہی تھی کہ کسی دن اجر کا بھی ہو گا۔۔

وہ چاہتی تھی اواب جانے کے لئے مان جائے کیونکہ وہاں جا کر سب میں اس کا دھونس بیٹھ سکتا تھا۔۔ پورا خاندان جمع تھا ان لوگوں کو جواب دینے کا اچھا موقع تھا جن لوگوں نے اسے رسوا کیا تھا۔۔ لیکن وہ اواب کو نہیں سمجھا سکتی تھی۔۔ وہ فاطمہ کے کمرے میں چلا آیا یہیں سائرہ کا زیادہ وقت گزرتا تھا۔۔ سائرہ بھی اپنے روم میں سونے کے بجائے فاطمہ کے ساتھ ہی سوتی تھی۔۔ لیکن کبھی وہ فاطمہ کو بھی روم میں لے آتی

تھی۔۔ تاکہ باپ کی پہچان کبھی گم ناہو۔۔ اواب آج خود ہی فاطمہ کو لئے روم میں چلا آیا تھا۔۔ سائرہ نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کئے۔۔

"ما۔۔" فاطمہ اب آٹھویں مہینے میں لگ چکی تھی اس لئے وہ تھوڑا تھوڑا بولنے کی کوشش کرتی تھی۔۔ اس کی اس پکار پر سائرہ تڑپ کر اس کو اپنے سینے میں بھینچ گئی۔۔ اواب نے لب بھینچ کر اپنی پری بیٹی کو دیکھا جو اس کو پکارنے کے بجائے غیر کو پکار رہی تھی۔۔ "فاطمہ بابا کب بولو گی۔۔؟" سائرہ نے اس کا جیلس ہونا نوٹ کیا تھا۔۔ "ما۔۔" وہ دوبارہ بولتے ہوئے سائرہ سے لپٹ گئی۔۔ اس نے بھی کسی ننھی جان کی طرح اسے سینے سے لگائے رکھا۔۔

"نشرح کب ہے۔۔؟" وہ اپنے بیڈ کی جانب جاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ "جمعہ کو ہے دوپہر میں رات میں ڈنر ہے۔۔" اس نے حیران ہو کر تفصیل سے بتایا۔۔"

ٹھیک ہے اگر تم جانا چاہو تو جا سکتی ہو لیکن پھر فاطمہ کو کون دیکھے گا۔۔؟" وہ رک کر سوالیہ نظروں سے سائرہ کو دیکھنے لگا۔۔

"میں اسے بھی ساتھ لے جاؤں۔۔؟" وہ پوچھ کر اس کے جواب کی منتظر تھی۔۔

"لے جاؤ بس دھیان رکھنا اس پر ایک بھی کھروج نا آئے۔۔" وہ دھمکی دینے والے انداز سے بولا۔۔ سائرہ نے جھٹ اثبات میں سر ہلا دیا بنا یہ جانے اس کے ساتھ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔

وہ فاطمہ کے کھلونے نکالے اس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔ اواب لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے ان دونوں کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔ وہ اس بات کا اعتراف کر چکا تھا اس نے فاطمہ کے لئے اچھی ماں کا انتخاب کیا تھا لیکن اکثر وہ یہ بات بھی سوچتا تھا کہ اگر بڑے ہونے کے بعد فاطمہ نے سائرہ کو جانے نہ دیا تو وہ کیا کرے گا۔۔؟ اس کے ایگریمنٹ کا کیا ہو گا۔۔؟ سائرہ کے ساتھ یہ رشتہ کیسے چلے گا۔۔ وہ اسے قبول کرنا بالکل نہیں چاہتا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد فاطمہ سو گئی، سائرہ نے اسے کوٹ میں اپنے بالکل پاس ہی لیٹا دیا۔۔ وہ زرا سا ہلتی سائرہ کی آنکھ کھل جاتی اور وہ اسے تھپکی دینے لگتی۔۔ اواب جتنی دیر جاگتا رہا سب حرکتیں نوٹ کرتا رہا۔۔ پھر وہ لائٹس آف کر کے سونے کے لئے لیٹ گیا۔۔ فاطمہ اچانک رونے لگی اواب نے اٹھ کر اسے گود میں اٹھا لیا۔۔ حیرت کی بات تھی سائرہ کی آنکھ ہی نہیں کھلی تھی شائد وہ خاصی گہری نیند میں تھی اس لئے اواب کو شدید غصہ آیا۔۔ اس نے سائرہ کو ہلایا۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔ "فاطمہ رو رہی ہے بھنگ پی کر سوئی ہو جو میری بیٹی کی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔۔؟" وہ اپنی بیٹی کے معاملے میں کوتاہی برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے سائرہ کی بھی ڈپٹ دیا۔۔ "آئی ایم سوری لائیں دیں۔۔" وہ کہتی ہوئی جلدی سے اٹھی اور سائرہ کو گود میں لئے ٹہلنے لگی۔۔ اس کی گود میں جاتے ہی وہ پر سکون نیند لینے لگی۔۔ اواب خاصا حیران تھا وہ مسلسل اس کی گود میں بھی روتی رہی تھی اور اس کی گود میں جاتے ہی خاموش ہو گئی۔۔ وہ دونوں دوبارہ سو

گئے لیکن اواب کی نیند اڑ چکی تھی۔۔ وہ فاطمہ کو اس کے ساتھ اتنا اٹیچ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ باپ کو بھول جائے۔۔۔

صبح سائرہ فاطمہ کو تیار کیئے ناشتہ کروانے چلی آئی سرونٹس اواب اور رضیہ بیگم کو ناشتہ سرو کر رہے تھے۔۔ "بیٹا گھر میں سرونٹس کی کیا ضرورت ہے میں پکا لیا کروں گی کھانا مجھے بتا دیا کرو۔۔" رضیہ بیگم نے محبت سے کہا۔۔

"نہیں آنٹی یہاں گیسٹ بھی آتے ہیں اور اکثر میرے بزنس پارٹنرز کا آنا جانا لگا رہتا ہے آپ کو تکلیف ہو گی اس لئے ان کا ہونا ضروری ہے۔۔ آپ بس آرام کیا کریں۔۔ کل آپ کی اپائنٹمنٹ ہے ڈاکٹر سے آپ اور سائرہ چلی جانا میں فاطمہ کے ساتھ یہیں رک جاؤں گا۔۔" وہ انہیں اطمینان دلاتا بولا تو رضیہ بیگم نے سائرہ کو دیکھا اسے بھی ڈاکٹر والی بات معلوم نہیں تھی۔۔

"ہم جہاں علاج کرواتے ہیں وہیں ٹھیک ہے بیٹے، کافی سالوں سے وہیں سے علاج ہو رہا ہے اور میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔" وہ مسکرا کر بولیں، اواب نے نفی میں سر ہلایا۔۔ "آپ کے لئے میں اتنا تو کر ہی سکتا ہوں ناں آنٹی پلیز منع نہیں کریں۔۔" اس کے تعلقات سائرہ سے چاہے جیسے بھی ہوں وہ رضیہ بیگم کے ساتھ اچھا ہی رہتا تھا۔۔ وہ تھوڑی دیر بعد آفس چلا گیا، رضیہ بیگم اواب کی تعریفیں کرنے لگیں۔۔ سائرہ نے کوئی خاص تاثر نہیں دیا۔۔ جب وہ اس کے ساتھ اچھا نہیں تھا تو وہ فضول میں ہاں میں ہاں کیوں ملاتی۔۔؟ فاطمہ کو آج وہ پارک لے آئی تھی۔۔ جہاں وہ پھسل کر جھولے سے نیچے آتے ہوئے خوش تھی۔۔ دونوں

نے ایک ساتھ بہت اچھا وقت گزارا تھا۔۔ جب وہ واپس گھر آئی تو اواب کو ہال میں ٹہلتے ہوئے پایا۔۔ "تم میری اجازت کے بنا اسے کیسے لے کر جا سکتی ہو۔۔؟" اواب کو دیکھتے ہی فاطمہ نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔ "وہ بے چین تھی اس لئے میں لے گئی آپ کو کال کرنا چاہتی تھی لیکن میرے پاس محض آپ کے آفس کا ہی نمبر ہے پرسنل نمبر نہیں ہے۔۔" وہ سادگی سے اسے اطلاع دینے لگی۔۔

وہ ٹیبل پر پڑا فون اٹھا کر اسے پکڑا گیا۔۔ "میں نے کالز کی تھیں لیکن یہ موبائل گھر پر پڑا ہوا تھا۔۔" وہ موبائل دیکھاتے ہوئے بولا۔۔ "آہستہ آواز میں بولیں امی ہیں۔۔" وہ اسے احساس دلاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی کہیں انہوں نے سن نا لیا ہو۔۔ "وہ نماز پڑھ رہی ہیں اور تم آئندہ میری اجازت کے بنا گھر سے قدم باہر نہیں نکالو گی۔" وہ تنبیہہ انداز میں بولتا فاطمہ کے ساتھ چلا گیا۔۔ پیچھے سائرہ اکیلی رہ گئی۔۔ اتنی قربانی کے بعد بھی یہ شخص پتھر کا بنا تھا۔۔

دوسرے دن صبح ہی ان کی ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ تھی وہ دونوں ڈرائیور کے ساتھ گئیں اور اواب نے فاطمہ کے ساتھ وقت گزارا اس سے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا حالانکہ سائرہ بتا کر گئی تھی فاطمہ کو کب کب کس کس چیز کی ضرورت پڑتی ہے۔۔ لیکن وہ اچانک اس کے رونے پر بھول گیا اسے کیا چاہئیے تھا۔ فیڈر بھی دے چکا تھا پھر بھی وہ رو رہی تھی۔۔ اس نے سائرہ کو کال کی۔ "فاطمہ رو رہی ہے۔۔" وہ باہر بیٹھی تھی جب کہ رضیہ بیگم ڈاکٹر کے روم میں تھیں۔۔

"ڈائپر چینج کرنا ہو گا۔۔" وہ وقت دیکھتے ہوئے بولی۔۔ وہ صبح پہنا کر آئی تھی اب تک تو اسے چینج ہو جانا چاہیئے تھا۔۔ "میں کروں۔۔؟" وہ حیرانی سے موبائل کو گھورنے لگا۔۔ "نہیں سرونٹ سے کہہ دیں۔۔۔ شبو کر دے گی۔۔" اس نے نئ ملازمہ کا نام لیا وہ جلدی سے ملازمہ کو بلا لایا۔۔ اس نے ڈائپر چینج کر دیا وہ تھوڑی دیر پر سکون رہی لیکن پھر رونا شروع ہو گئی۔۔ اواب نے سائرہ کو دوبارہ کال کی۔۔ "وہ دوبارہ رو رہی ہے۔" وہ پریشانی سے ماتھا مسل رہا تھا۔۔

"وڈیو کال کرتی ہوں۔۔" اس نے وڈیو کال کی تو فاطمہ روتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھانے لگی۔۔ یقیناً اسے سائرہ کی یاد آرہی تھی۔۔ اواب لمبی سانس بھر کر رہ گیا۔۔ اسے باپ کے ساتھ مزہ ہی نہیں آرہا تھا۔۔ وہ ماما کرتے ہوئے اسے بلا رہی تھی۔۔ "امی آپ یہیں رکیں میں گھر سے ہو کر آتی ہوں۔۔" ان کی ڈائیلاسز میں وقت لگنا تھا اس لئے اس نے اپنی ماں سے بولا۔ "فاطمہ نہیں رک رہی تمہارے بغیر۔؟" وہ مسکرا کر پوچھنے لگیں۔۔ "جی امی رو رو کر ہلکان کر لیا ہے خود کو بس جلدی آجاؤں گی۔" وہ جلدی سے انہیں کہتی ہوئی بھاگ کر گاڑی میں بیٹھی اور دس منٹ تھے کے گھنٹہ سفر ہی ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔ وہ گھر پہنچی تو فاطمہ ہچکیوں سے رو رہی تھی اواب بھی الگ ہلکان ہو رہا تھا۔۔ وہ اس تیزی سے بھاگی کے چادر اور ڈوپٹہ بیک وقت سر سے پھسل کر گرے تھے۔۔ وہ اواب سے فاطمہ کو جھپٹ کر اسے چومنے لگی۔۔ اس کی گود میں جاتے ہی فاطمہ کا رونا دھونا بند ہو گیا۔ اواب نے گھر میں موجود سرونٹس کو دیکھا اور پھر اس کی چادر کو۔۔ وہ چادر اٹھا کر اس کے سر اور کندھے پر ڈال گیا لیکن سائرہ اس جانب متوجہ نہیں تھی۔۔ وہ بس فاطمہ کے

رونے سے ہی آدھی جان دے چکی تھی۔۔ اواب نے کبھی اس کے سر کو ڈوپٹے کے بغیر نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا اس کے بال کتنے بڑے ہیں۔۔ سائرہ نے پلٹ کر اسے دیکھا جو دونوں کو دیکھ رہا تھا ۔"آپ سے جب فاطمہ سنبھلتی نہیں ہے تو اس کی زمہ داری ہی کیوں لیتے ہیں۔۔؟" وہ پہلی دفعہ اس سے اس سرد انداز میں گویا ہوئی تھی۔۔

"میری بیٹی ہے۔۔" وہ ماتھے پر بل ڈالے زور دے کر بولا۔ "آپ کی بیٹی ہے مجھے معلوم ہے لیکن اگر آئندہ وہ آپ کی وجہ سے روئی تو اچھا نہیں ہو گا۔" وہ جس قدر غصے میں تھی ممکن تھا اواب کو تھپڑ جڑ دیتی۔۔

"میں ہاسپٹل جا رہی ہوں امی اکیلی ہیں فاطمہ کو بھی لے جا رہی ہوں۔۔" وہ اسے لئے آگے بڑھ رہی تھی جب پلٹ کر اواب کو اطلاع دیتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔ وہ سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ آج اس نے ثابت کر دیا تھا کہ اس کے لئے فاطمہ کتنی اہم ہے۔ اتنی کے اواب نشانے پر آسکتا تھا۔

وہ بھی ہاسپٹل کے لئے نکلا۔۔ اب تو گھر میں رہنے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔۔ واپسی پر اواب گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ رضیہ بیگم پیچھے جب کہ سائرہ اور فاطمہ آگے بیٹھی تھی۔ وہ کھیل میں مگن تھی اور سائرہ کو اپنے تلخ رویہ کا احساس ہوا۔۔ اس نے اواب سے معافی مانگنے کا سوچا۔۔ "آئی ایم سوری۔۔ مجھے اس طرح آپ پر غصہ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔۔" وہ ہلکی آواز میں معذرت کر رہی تھی۔۔ رضیہ بیگم آنکھیں موندے بیٹھی تھیں اس لئے وہ سن نا سکی۔۔ اس نے سن کر اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔ وہ گھر پہنچے اواب انہیں

ڈراپ کر کے آفس چلا گیا جب کہ رضیہ بیگم کمرے میں آرام کرنے اور سائرہ فاطمہ کا فیڈر بنانے میں لگ گئی۔۔ کیمرہ باخوبی یہ منظر دیکھا رہا تھا۔۔ لڑکی ہے کہ روبوٹ۔۔ اواب نے محض سوچا تھا۔۔ رات بھی سہی طرح نہیں سوتی تھی دن میں بھی فاطمہ کے ہی کام کرتی رہتی تھی۔۔ اواب نے نینی رکھنے کا کہا بھی تھا لیکن اس نے خود ہی انکار کر دیا کہ وہ مینیج کر لے گی۔۔ شائد وہ اپنی سیلری کو حلال کر رہی تھی۔ ہر ماہ اس کے اکاؤنٹ میں سیلری پہنچ جاتی تھی۔۔ اور اپنی ماں کے اخراجات سے لے کر اپنے اور فاطمہ کے لئے کچھ خریدنا ہو وہ اپنے پیسوں کا استعمال کرتی تھی۔۔ اپنے لئے تو بس چند ضرورت کی چیزیں لاتی تھی باقی تمام پیسے رضیہ بیگم اور فاطمہ پر ہی خرچ کرتی تھی۔۔۔ یہ بات بھی اواب اچھے سے جانتا تھا۔۔ نشرح کے لئے تحفہ لینے مارکیٹ جانا تھا لیکن فاطمہ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی ورنہ وہ رونے لگتی۔۔

"امی کچھ آن لائن ہی منگوا لیتے ہیں تحفہ اب میں جاؤں تو فاطمہ کو کون دیکھے گا۔۔" وہ رات لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔۔ جب اواب نے بھی سنا۔۔ "بیٹی آن لائن چھوڑو جا کر خود ہی لے آؤ یہاں تو کبھی کلر چینج کبھی مٹیریل چینج۔ تم فاطمہ کو سوتے ہوئے مجھے دے جانا اور آدھے گھنٹے میں آجانا۔۔" رضیہ بیگم نے اسے مشورہ دیا۔۔

"امی آدھا گھنٹہ۔۔؟ شاپنگ پر آدھا گھنٹہ بہت کم ہوتا ہے، مجھے فاطمہ کے لئے بھی کچھ چیزیں لینی ہے آپ کو پتا ہے مجھے وہ فیری والی فراک پسند ہیں سوچ رہی ہوں فاطمہ کے لئے لے لوں۔۔ بہت پیاری لگے گی اس میں۔۔" وہ فاطمہ کا گال چوم کر بولی تو رضیہ بیگم مسکرا دیں۔۔ "تم مجھے اس دن ہاسپٹل چھوڑ کر جب آئی تو

مجھے اندازہ ہوا میری بیٹی بنا ماں بنے یہ بات جان گئی ہے کہ اولاد کتنی قیمتی ہوتی ہے۔۔" وہ نم آنکھوں سے بولیں۔۔ "امی پتا نہیں بس میرا دل کرتا ہے فاطمہ ہر وقت میرے پاس رہے، مجھے اس دنیا میں کسی انسان سے کچھ لینا دینا نہیں ہے بس فاطمہ ہے تو زندگی خوش گوار ہے۔ آپ کو معلوم ہے ناں امی میرے لئے کیسے رشتے آتے تھے۔۔؟ ان رشتوں میں یہ رشتہ بہت معتبر ہے جو مجھے فاطمہ کے مل جانے سے ملا ہے۔۔" وہ مسکرا کر کھوئے ہوئے لہجے میں بتا رہی تھی۔۔ بالوں کا جوڑا بنا ہوا تھا۔۔ گلے میں دوپٹہ لئے وہ نازک سی لڑکی بھی فاطمہ سے محبت کرنے لگی تھی۔۔

"جھلی تمہارا میاں کیا سوچے گا کہ ایک بچی مل گئی ہے تو اسے بھول بیٹھی ہے۔۔۔" وہ جھڑک کر بولی۔۔ سائرہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔ "اگر یہ باتیں آپ کے داماد نے سن لیں ناں انہیں بھی اچھا ہی لگے گا۔۔" وہ ہنس رہی تھی اس کی مسکان کا کرب کوئی محسوس نہیں کر سکتا تھا۔۔ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی وہ تنہا تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"اچھا پھر تحفے کا کیا کرنا ہے۔۔؟" وہ واپس مدعے پر آئی تھیں۔ "امی آپ چلیں جائیں نشرح میں میرا دل نہیں ہے۔۔ فاطمہ نئے لوگوں کر دیکھ کر روئے گی۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی حالانکہ سائرہ کے پاس ہوتے ہوئے وہ بہت کم ہی روتی تھی۔۔

"نہیں بچے بھائی کے گھر پہلی خوشی ہے ایسے کیسے پھپھو نا ہو۔" وہ اس کی بات پر پریشان ہوتے ہوئے بولیں۔۔

"سائرہ ہم شاپنگ پر چل رہے ہیں تیار ہو جاؤ۔۔" اس نے آتے ہوئے سائرہ کو مخاطب کیا وہ گڑبڑا گئی۔۔ کہیں وہ پوری بات نا سن چکا ہو۔۔ "فاطمہ۔۔؟" وہ پاس بیٹھی بچی کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

"ہمارے ساتھ جائے گی۔۔" وہ فاطمہ کو گود میں لئے رضیہ بیگم والے صوفے پر براجمان ہو گیا۔۔

"اچھا میں زرا فاطمہ کو ریڈی کر دوں۔۔" وہ اس کی گود سے فاطمہ کو لیتے ہوئے بولی۔۔ پندرہ منٹ بعد وہ دونوں تیار سی باہر آئیں۔۔ اواب گاڑی اسٹارٹ کئے پہلے ہی بیٹھا تھا۔۔ وہ رضیہ بیگم سے مل کر فاطمہ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی۔۔ اواب نے ایک مشہور مال کے آگے گاڑی پارک کی۔۔ وہ دونوں آگے بڑھ رہے تھے جب اواب نے فاطمہ کو اس کے ہاتھ سے لے لیا۔۔ فاطمہ نے پلٹ کر سائرہ کو دیکھا کہیں وہ فاطمہ کو اکیلا نا چھوڑ دے۔۔ اس کے جھانک کے دیکھنے پر سائرہ اور اواب ہنسے تھے۔۔ پھر یہ ایک کھیل بن گیا سائرہ اواب کے دائیں بائیں ہوتی اور فاطمہ اسے ڈھونڈنے لگتی۔۔۔ سائرہ کے دِکھ جانے پر ہنسنے لگتی۔۔ وہ پہلے سے کافی صحت مند اور خوش شکل ہو گئی تھی۔۔ شاپنگ کے دوران اپنے بھتیجے بھتیجی کی شاپنگ کے بعد سائرہ کا فل فوکس فاطمہ کی شاپنگ پر تھا۔۔ وہ بڑے انوکھے انداز سے فاطمہ کی رائے لیتی کہ یہ ڈریس اچھا ہے کہ نہیں اس کے لئے وہ اواب کی جانب آتی اسے ڈریس لگا کر دیکھاتی۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا ہوتا کہ سائرہ سمجھ جاتی اچھا لگا یا برا۔۔ اس نے کافی شاپنگ فاطمہ کے لئے کی تھی۔۔ نشرح میں پہن کر جانے کے لئے اس کے پاس کوئی نیو ڈریس نہیں تھا۔۔ لیکن وہ اپنی پرواہ ہی کب کرتی تھی جو ابھی کرتی۔۔ "اپنے لئے بھی ڈریس دیکھ لو۔۔" وہ سوچ رہا تھا سائرہ خود ہی لے لے گی لیکن اسے کاؤنٹر کی جانب جاتے

دیکھ روک کر بولنے لگا۔۔ "میرے پاس کافی ڈریس ہیں۔۔" اس کے پاس پیسے ختم ہو چکے تھے اس لئے وہ بہانہ بنا رہی تھی تا کہ اواب سے پیسے نا لینے پڑیں۔۔

"ہوں گے لیکن نیو ڈریس لے لو، آنٹی کا بھی لیا ہے۔۔" وہ سمجھ چکا تھا لہذا اس کا ہاتھ پہلی دفعہ تھام کر خود لیڈیز ڈریس ایریا میں آیا۔۔ اس کے اوپر ایک کے بعد ایک ڈریس لگاتا۔۔ خود ہی چیک کر رہا تھا۔۔ بے بی پنک رنگ کا ایک ڈریس اسے اچھا لگا اس نے وہ سائرہ کے لئے لے لیا۔۔ پے کرتے وقت اس نے سائرہ کو اپنا کارڈ یوز کرنے ہی نہیں دیا۔۔ "ادھار سمجھ لو میں اپنے پیسے نہیں چھوڑتا۔۔" وہ بلاوجہ ہی اسے ادھار دینے پر تلا ہوا تھا۔۔ وہ غصے سے گاڑی میں شاپنگ بیگز رکھوانے لگی۔ فاطمہ واپسی کے سفر پر سائرہ کی گود میں سوتے ہوئے آئی تھی۔۔ کل انہیں دوپہر سے وہاں جانا تھا آتے آتے لیٹ ہو جاتا اس لئے سائرہ آتے ساتھ ہی فاطمہ کو چینج کئے اس کا بیگ تیار کرنے لگی۔۔

"تم فاطمہ کو لے کر رکنے جا رہی ہو۔۔؟" وہ کچھ برہم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

"ارے نہیں، بچوں کی بہت چیزیں ہوتی ہیں، تین چار ڈریسز ہیں، شوز ہیں، ڈائپرز ہیں، اور بہت چیزیں ہیں۔۔ یہ سب چیزیں چند گھنٹوں کے لئے بھی کم ہیں۔۔" وہ مسکرا کر بولی اواب کو اطمینان ہوا۔۔ "جلدی واپس آنا فاطمہ کو دیکھے بنا دل نہیں لگتا۔۔" اس کی جدائی پر وہ تھوڑا افسردہ تھا۔۔

"جی میں بس ڈنر کرتے ساتھ ہی نکلنے کی کروں گی ورنہ بھائی ناراض ہوں گے۔۔"

وہ جانتی تھی اواب کے لئے یہ پہلی بار تھا۔۔وہ سونے کے لئے لیٹ گیا جب کہ سائرہ چینج کر کے فاطمہ کے اٹھ جانے پر فیڈر بنانے لگی۔۔ان دونوں کی باتوں کی آواز اواب سن سکتا تھا۔۔۔

سائرہ، رضیہ بیگم اور فاطمہ تینوں تیار ہو کر نشرح کے لئے ڈرائیور کے ساتھ چلے گئے تھے۔۔وہاں فاطمہ بچوں کے ساتھ خاصی خوش تھی اور بھابھی کرید کرید کر اس سے باتیں پوچھ رہی تھیں۔نشرح شروع ہونے کے بعد لوازمات سجا دئے گئے۔۔خواتین باتوں کے دوران کھانے پینے میں مصروف رہی وہ فاطمہ کے ساتھ کھیلتی رہی۔۔تحائف کافی مہنگے دئے تھے جسے دیکھ کر بھابھی خوش ہوئی تھیں اور بار بار اواب کے آنے کا پوچھ رہی تھیں۔۔سائرہ نے معذرت بھی کر لی کہ وہ نہیں آئیں گے لیکن بھابھی کی وہی مرغی کی ایک ٹانگ کہ اواب اجاتا تو اچھا ہوتا لوگ بھی دیکھ لیتے ہم نے کہاں رشتہ کیا ہے تمہارا۔۔وہ اس بات پر جل بھن کر رہ گئی۔۔سائرہ جس گھر میں رہ رہی تھی وہ اب اس کے بھائی کی فیملی کے پاس تھا۔۔جہاں اس وقت ایک تقریب جاری تھی۔۔مغرب کے بعد کھانے کا دور چلا۔۔سائرہ فاطمہ کی وجہ سے کچھ کھانا پائی بس اسی میں لگی رہی۔۔وہ گھٹنے کے بل چلتی ہوئی پہلی سیڑھی تک پہنچی اس کے بعد دوسری تیسری سیڑھی پر پاؤں نہیں پہنچ پا رہا تھا اور وہ لڑھک کر گر گئی۔۔سائرہ کسی خاتون کی بات چہرہ موڑ کر سن رہی تھی اور یہیں اس سے غفلت ہو گئی۔۔اس کے رونے کی آواز پر وہ بھاگتی ہوئی گئی۔۔دیکھا ماتھے سے خون نکل رہا تھا سائرہ کی جان ہی نکل گئی۔۔وہ فوراً اسے لئے باہر کی جانب بھاگی۔۔ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل پہنچی

اور اواب کو کال ملانے لگی۔۔ "وہ وہ فاطمہ۔۔ فاطمہ سیڑھی سے گر گئی اسے چوٹ لگی ہے خون نکل رہا ہے وہ رو رہی ہے بہت۔" وہ خود روتے ہوئے اواب کو بتانے لگی۔۔ وہ بنا کوئی جواب دیئے گھر سے ہاسپٹل آنے کے لئے بھاگا۔ ہاسپٹل پہنچ کر اس نے روتی ہوئی سائرہ کا بازو دبوچ لیا۔۔ "میری بیٹی تمہارے پاس امانت تھی یہ سب کیسے ہوا۔۔؟" وہ آنکھوں میں لہو لئے اسے مار دینے کے درپے تھا۔۔

"میری غلطی ہے اس پر سے نظریں ہٹیں اور۔۔" وہ سسکی بھرتے ہوئے بولی۔۔

"زیادہ پریشان ہونے کی بات نہیں ہے بہت معمولی سی چوٹ ہے اور اکثر بچوں کو لگتی رہتی ہے۔۔" ڈاکٹر مسکرا کر دونوں کو سمجھانے لگے۔۔ دونوں ہی فاطمہ کی ذرا سی تکلیف پر آپے سے باہر ہی ہو گئے تھے۔۔

"میری فاطمہ۔۔؟"

"وہ اندر کھیل رہی ہیں جائیں دیکھ لیں۔۔" ڈاکٹر مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔ وہ دونوں ساتھ اندر داخل ہوئے۔۔ فاطمہ دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔۔ "فاطمہ میری پرنسز۔۔" اواب نے نرمی سے چومتے ہوئے پچکارا۔۔ "مجھے معاف کر دیں۔۔" سائرہ رو پڑی تھی۔۔ "میری وجہ سے فاطمہ کو تکلیف پہنچی۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔" وہ روتے ہوئے اواب کی آنکھوں میں دیکھ کر بولے جا رہی تھی۔۔

"آئندہ خیال رکھنا۔۔" وہ نرمی سے کہہ کر فاطمہ کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔

NOVEL IN URDU

"فاطمہ مجھے معاف کر دو آپ کی ماما گندی ہیں آپ کا خیال بھی نہیں رکھ سکتی۔۔" وہ روتے ہوئے اس کا ہاتھ چوم کر بولی۔۔اس کے ماتھے پر سفید پٹی لگی ہوئی تھی۔۔روئی رکھ کر دوا لگائی گئی تھی۔۔"گھر چلتے ہیں ڈاکٹر سے میڈیسن لے آوں۔۔"وہ عجیب کشمکش میں کہتے ہوئے اٹھا اسے ایک پرانا منظر یاد آیا تھا جب ہانی سے غفلت میں فاطمہ کو چوٹ لگ گئی تھی اور اس نے سارا قصور فاطمہ پر ڈال دیا تھا اس وقت محض وہ چار ماہ کی تھی۔۔ اواب حیران ہوا تھا۔۔ اور ایک یہ لڑکی تھی اپنی غفلت پر اس قدر معافی مانگ رہی تھی۔۔ اس کا دل پگھل رہا تھا۔۔ پتھر آخر کب تک پانی کی بندوں سے سخت پڑا رہے گا کبھی نا کبھی تو اس میں درار ضرور پڑے گی۔۔

وہ دونوں فاطمہ کو لئے گھر پہنچے رضیہ بیگم اپنے بیٹے کے ساتھ پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔۔ "فاطمہ کیسی ہے۔۔؟" وہ لپک کر اس کی جانب آئیں۔۔ "امی ٹھیک ہے دوائی دی ہے ناں سو گئی۔۔" وہ مدھم لہجے میں بولی اس کی آواز رونے کے سبب بوجھل تھی۔۔ اواب اس کے بھائی سے مل کر کمرے میں چلا گیا۔۔ وہ بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر نکل گیا۔۔ لیکن اس کی آنکھیں اس محل پر ٹک سی گئی تھیں۔۔ جہاں اس کی ماں اور بہن رہ رہی تھیں۔۔ ساری رات سائرہ نے جاگ کر گزاری تھی اسے اپنی غفلت پر ایک پل سکون نہیں آ رہا تھا۔۔

"سائرہ سو جاؤ۔۔" یہ بات وہ کوئی تیسری بار کہہ رہا تھا۔۔

"فاطمہ کو کہیں درد نا ہو رہا ہو۔۔" وہ نیند سے بوجھل آنکھیں کھلی رکھتے ہوئے بولی۔۔ "یہاں آؤ." پہلی بار اس شخص نے اتنی نرمی سے پاس بلایا تھا۔۔ سائرہ چلتی ہوئی آئی اور پائنتی پر بیٹھ گئی۔۔ "دیکھو سائرہ ڈاکٹر نے میڈیسن دی تھی اب ماشاءاللہ سے فاطمہ ٹھیک ہے وہ ٹھیک نا ہوتی تو میں سو سکتا تھا۔۔؟" اواب نے اس کا ہاتھ تھام کر پوچھا۔۔ سائرہ سمجھ کر سر ہلاتی سونے کے لئے چلی گئی۔۔ دیر سے سونے کے سبب اس کی دیر سے آنکھ کھلی تھی آج اتوار تھا اواب گھر پر ہی تھا اس نے فاطمہ کے اٹھ جانے پر کمرے کا رخ نہیں کیا سائرہ کو آرام سے سونے دیا۔۔ وہ اپنے باپ اور رضیہ بیگم کے ساتھ کھیلتی رہی لیکن بار بار کمرے کی جانب بھی دیکھتی تھی۔۔ "سائرہ کو اٹھا دیتے بیٹا بچی پریشان ہو رہی ہے۔۔" وہ فاطمہ کی نظروں کو جانتی تھیں اس لئے بول پڑیں۔۔

"آنٹی سائرہ ساری رات جاگتی رہی ہے سونے دیں تھوڑی دیر خود سے اٹھ جائے گی ورنہ یوں ہی جاگتی رہی تو بیمار پڑ جائے گی۔۔" وہ نرمی سے فاطمہ کو بلاکس اٹھا کر دیتے ہوئے بولا۔۔ انہوں نے محبت سے اپنے داماد کو دیکھا جنہیں فخر تھا وہ ان کی بیٹی کا بہت خیال رکھتا ہے۔۔

سائرہ کی جب آنکھ کھلی اور گھڑی کی جانب نگاہ گئی تو وہ شوکڈ رہ گئی۔۔ دس بجے تک وہ کیسے سو سکتی تھی۔۔؟ فاطمہ۔۔۔۔۔۔۔ اس نے کمرے میں نگاہ دوڑائی وہ نہیں تھی۔۔ وہ بھاگ کر بنا منہ دھوئیں بنا بال سمیٹے اور دوپٹہ لئے بنا باہر آئی تھی۔۔ فاطمہ کو دیکھ کر اسے پیار کرنے لگی اس بات سے بالکل انجان تھی کہ اواب اور رضیہ بیگم وہیں موجود تھے۔ رضیہ بیگم وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں جب کہ اواب کی نظریں اس

کے سراپے سے الجھ رہی تھیں۔۔وہ بے نیاز کھلے بالوں کو بکھرائے وہاں قالین پر بیٹھی تھی۔۔پھر اس نے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تو سٹپٹا گئی۔۔اور فوراً اٹھ کر منہ دھونے گئی۔۔چلتے ہوئے اس کی پشت پر بال آبشار بنا گئے تھے۔۔۔فاطمہ اس کے پیچھے جانے کو لپکی اواب نے جلدی سے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔۔

وہ جب جب اسے دیکھتا وہ فاطمہ کی چوٹ پر ممتا بھرا لمس ہی رکھ رہی ہوتی۔۔حالانکہ فاطمہ کو اس چوٹ سے کوئی تکلیف نہیں تھی پھر بھی سائرہ اس کا بہت دھیان رکھ رہی تھی اس حادثے نے اسے بہت حساس بنا دیا تھا۔۔

"ہمیں ایک ڈونیشن ایونٹ میں جانا ہے، کل رات آٹھ بجے تیار ہو جانا فاطمہ کو آنٹی کے پاس چھوڑ دیں گے۔۔"اس نے ماتھے پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا رضیہ بیگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔"میں سنبھال لوں گی سائرہ تم چلی جانا۔۔"وہ خوش دلی سے بولیں سائرہ کی بے چین نظریں فاطمہ کی جانب اٹھیں۔۔وہ لمبی سانس بھر کر رہ گئی چند گھنٹے بھی اب اس کے بنا رہنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوتا تھا وہ ایک سال کے قریب پہنچنے والی تھی۔۔سائرہ نے چار ماہ وہاں گزار دیئے تھے ان چار ماہ میں اسے شدت سے احساس ہوتا تھا کہ وہ صرف ایک ماں کی زندگی گزار رہی ہے اور بیوی ہونے کا کوئی سرے سے وجود ہی نہیں تھا۔۔رضیہ بیگم کے سامنے وہ دونوں فاطمہ کے متعلق بات کرتے تھے اس لئے انہیں اندازہ نا ہو سکا یہ رشتہ اندرونی طور پر کس نوعیت کا ہے۔۔

اس کی پرسنلٹی ہی ایسی تھی کہ کوئی بھی اپنا دل ہار سکتا تھا اگر وہ دس بیٹیوں کا باپ ہوتا تب بھی۔۔ اس کا بات کرنے کا لہجہ اور ریزروسا مزاج اسے مختلف بناتا تھا۔۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا یہ آدمی اپنی بیٹی کے لئے زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔۔ اس کے لئے آنکھوں میں آنسو تک لے آتا ہے یہ سب صرف اور صرف سائرہ نے ہی تو دیکھا تھا۔۔

اگلے دن وہ فاطمہ کا سامان رضیہ بیگم کے حوالے کر کے ساڑھے سات بجے تیار ہونے چلی گئی۔۔ اواب تو تیار ہو کر پہلے ہی کمرے سے باہر جا چکا تھا۔۔ اور ایک کے بعد ایک فون کالز اٹینڈ کر رہا تھا۔۔

وہ چہرہ فیس واچ سے دھو کر بال سلجھائے جوڑا بنا کر آنکھوں میں باریک لکیر کاجل کی لگائے اور لبوں پر اتنا لائٹ لپ گلاس لگایا تھا کہ دیکھنے پر بھی محسوس نہیں ہوتا کہ اس نے لبوں پر کچھ لگایا بھی ہے۔۔ وہ سادھے سفید رنگ کی فراک پر سفید رنگ کا ہی سر پر اچھے سے دوپٹہ جمائے ایک کندھے پر مہرون رنگ کی شال ڈالے مکمل تیار تھی پاؤں میں سلیپرز اڑستے ہوئے وہ باہر آئی۔۔ اواب جو کال پر بات کر رہا تھا آہٹ پر پلٹا اسے بات کرنا بھول گئی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا مقابل کو جواب کیا دینا ہے۔۔ وہ نظریں سائرہ پر گاڑے کان سے تھوڑے فاصلے پر فون کئے کھڑا گونگ تھا یوں جیسے اسے اسٹیچو بنا دیا گیا ہو۔۔ "کیا میں ٹھیک نہیں لگ رہی۔؟ تھوڑا میک اپ کر کے آؤں۔۔؟" وہ اسے یوں ہی خود کو دیکھتا ہوا پا کر پریشانی سے خود کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔ وہ اسے بتا نہیں سکا اس نے جو خواہش اپنی محبوب بیوی سے بارہا کی تھی وہ خواہش سامنے کھڑی لڑکی نے بنا جانے ہی پوری کر دی۔۔ اس کا دل کیا اس کا ماتھا چوم

لے اور بتائے اسے کہ وہ بے حد خوب صورت لگ رہی ہے۔۔ وہ کال کاٹ کر اس کی جانب چلا آیا۔۔ سائرہ کنفیوز سی کبھی اسے دیکھتی کبھی خود کو۔۔ اسے یہی لگ رہا تھا وہ اچھی نہیں لگ رہی، اسے معلوم ہی نہیں تھا کیسے ایونٹس میں کیسی ڈریسنگ کرتے ہیں۔۔ "بیوٹیفل۔۔" وہ اس کے کندھے پر مڑی ہوئی شال ٹھیک کر کے بولا سائرہ نے حیرت سے آنکھیں پوری کھولے اسے دیکھا۔۔ وہ اتنا قریب تھا کہ اس کے پرفیوم کی خوشبو سائرہ کے حواس معطل کر رہی تھی۔۔

"تم۔۔۔" وہ کہہ رہا تھا جب اسے یاد آیا کہ وہ سائرہ ہے چھ سال کے لئے فاطمہ کی ماں۔۔ وہ بے اختیار پیچھے ہٹا اور لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔۔ گاڑی میں بیٹھے ہارن پر ہارن دینے لگا۔۔ سائرہ بھاگتی ہوئی گاڑی میں آکر بیٹھی۔۔ کچھ لمحے پہلے والی کیفیت میں ابھی تک مبتلا تھی اور اواب کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔۔ اس آدمی کے زرا سے قریب آنے پر وہ حواس میں نہیں رہی تھی۔ کچھ ایسا ہی حال برابر بیٹھے ہوئے شخص کا بھی تھا۔۔ وہ اپنا دماغ ماؤف ہو جانے پر حیران تھا۔۔ آخر وہ اپنی بیوی کے علاوہ کسی کو ایسے کیسے دیکھ سکتا ہے۔۔؟ لیکن اسے یہ بات معلوم نہیں تھی وہ بھی اس کی بیوی اور نکاح میں آئی لڑکی تھی جس کے لئے محسوسات رکھنا کوئی گناہ کی بات نہیں تھی۔۔

سائرہ جتنا جھٹلائے کہ وہ صرف فاطمہ کی ماں ہے لیکن کہیں نا کہیں اسے اپنے شوہر کی توجہ چاہئیے تھی وہ چاہتی تھی اس کا شوہر اس سے اپنی باتیں ڈسکس کرے اسے بتایا وہ اس سے کیا چاہتا ہے، اس سے فرمائش کرے لیکن ابھی تک ایسا کچھ بھی ممکن نہیں ہو سکا تھا۔۔

وہ دونوں بڑے سے ہال میں پہنچے جہاں الائٹ کلاس کے لوگوں کے کپڑے دیکھ کر سائرہ کا سر شرم سے جھک گیا۔۔ کسی کے کندھے نظر آتے تھے، کسی کے کپڑے بس گھٹنوں تک تھے۔۔ اس کے حیرت سے لڑکیوں کو دیکھتا پا کر اواب نے مسکراہٹ لبوں پر روکی تھی۔۔ وہ جانتا تھا ایسی لڑکیوں کو دیکھ کر اسے ایسا فیل ہو رہا ہو گا کہ اس نے پورے کپڑے نہیں پہنے ہیں۔۔

"ارے اواب کی پہلی بیوی تو خاصی ماڈرن تھی اسے دیکھو بالکل گاؤں ٹائپ دیسی ہے.." کسی لڑکی نے اس پر تبصرہ کیا تھا۔۔ وہ اواب سے دور ایک جگہ کھڑی ہال کا جائزہ لے رہی تھی۔۔ تب اسے کانوں میں ایسے الفاظ سنائی دیئے۔۔

وہ پہلو بدل کر رہ گئی اس لئے شائد اواب کو وہ پسند نہیں آئی تھی کیونکہ اس کی پہلی بیوی خاصی ماڈرن تھی لیکن وہ اس کے لئے بھی خود کو نہیں بدل سکتی تھی یہ موت کے مترادف ہی تھا۔۔

"سر آپ کی وائف تو خاصی صوم صلواۃ کی پابند لگتی ہیں۔۔" جب وہ سائرہ کے پاس پہنچا ایک لڑکی جس نے سکرٹ پہن رکھا تھا اس نے آکر اواب سے تمسخر اڑاتے لہجے میں کہا۔۔

"اگر کوئی عورت خود کو ڈھانپنے کے بعد معاشرے میں اس نام سے پکاری جاتی ہے تو مس آپ کو ہمیں شراب، کلب عیاشی کا پابند گردانا چاہیئے نہیں۔۔؟" اس نے تلخ لہجے میں بھرپور انداز سے اپنی بیوی کا دفاع کیا تھا کہ وہ لڑکی بل کھا کر رہ گئی۔۔ اسے یہی لگتا تھا اواب اپنی پہلی بیوی جیسی ہی لڑکیوں کو پسند کرتا

ہے۔۔ سائرہ کا حیرت سے منہ کھلا وہ سوچ بیٹھی تھی اواب اس لڑکی کے ساتھ مل کر قہقہہ لگاتا اس کا تمسخر اڑائے گا۔۔

"کپڑے یہ نہیں بتا سکتے کہ آپ کیا چیز فولو کرتے ہیں۔۔" اس نے منمناتے ہوئے تردید کی۔۔ "آپ کیسے میری بیوی کے صوم وصلوٰۃ پر سوال اٹھا سکتی ہیں پھر۔۔؟ آپ جس دین سے تعلق رکھتی ہیں اس میں آپ کو ایسا لباس پہننے کی ہرگز بھی اجازت نہیں ہے، میں بھی آپ کو اس بنیاد پر جج کر سکتا ہوں۔۔" وہ بولتے ہوئے اس لڑکی پر زرا رحم نہیں کھا رہا تھا۔۔ سائرہ نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما۔۔ وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔ اواب نے اس لڑکی کے پاس سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔۔ ورنہ کون کس چیز کا پابند ہے اس کو بتانے میں دیر نہیں لگتی۔۔

"دیر ہو گئی ہے کافی۔۔" وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بے چینی سے بولی حالانکہ ابھی صرف آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا۔۔

"نہیں ابھی ایونٹ بھی اسٹارٹ ہو گا، تین گھنٹے لگیں گے۔۔" وہ سمجھ سکتا تھا اسے فاطمہ کی فکر تھی۔۔

"تین گھنٹے۔۔؟" وہ آنکھیں پھاڑے حیرت زدہ ہی رہ گئی تھی۔۔

وہ ہنسنا چاہتا تھا لیکن رک گیا نا جانے وہ لڑکی کیا سمجھے۔۔

NOVEL IN URDU

"جلدی گزر جائیں گے۔۔"لیکن سائرہ نے وڈیو کال ملائی اور فاطمہ سے بات کرنے لگی۔۔فاطمہ بالکل بھی نہیں رو رہی تھی بلکہ مزے سے رضیہ بیگم کے ہاتھ سے چائے بسکٹ کھا رہی تھی۔۔ اواب بیٹھا اسے مسلسل دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن وہ پوری طرح کال پر متوجہ تھی۔۔کال بند کر کے مسکراتے ہوئے اواب کو دیکھا تو پزل ہو گئی۔۔ "وہ فاطمہ ٹھیک ہے بالکل تنگ نہیں کر رہی۔۔" وہ کان کو مسلتے ہوئے بولی۔۔
" ہمممم "وہ ہنکار بھرتے بولا۔۔

محفلوں کی جان بننا کمال ہے

جان سے وبالِ جان بننا کمال ہے

سورج تو چمکتا ہے آسماں پر

حکم پہ تیرے نیچے آئے کمال ہے

چاند بھی روشن لگتا ہے اندھیرے میں

سورج کے روبرو آ کے جگمگائے کمال ہے

ستارے بھی ٹمٹماتے ہیں دور اُفق پر

NOVEL IN URDU

مانگ میں تیرے جلملائے کمال ہے

رات کی تاریکی سیاہ ہے تو کیا ہے

آنکھ میں تیرے کاجل بن جائے کمال ہے

✍ شہزادی

وہ کسی آنٹی سے بات کرتے ہوئے ہنس رہی تھی اسے محسوس ہوا کہ وہ اس کے دل کی دنیا واپس سے آباد کر رہی ہے۔۔وہ بے چین سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔۔وہ بے وفا تھا۔۔؟اپنی پہلی بیوی کی محبت بھول گیا تھا۔۔؟اتنی جلدی کیسے اپنی پسند کی لڑکی کی محبت وہ بھول سکتا تھا۔۔؟وہ الجھ ہی تو گیا تھا۔۔سائرہ اپنا سحر اس پر چلا چکی تھی۔۔اس کی الفت نے اواب کو کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔وہ سادگی سے اندرونی طور پر جسے چاہنے لگی تھی اسے بھی عادت کروانے والی تھی۔۔وہ خوش تھی کہ کم از کم اس نے باہر کی دنیا میں اسے بیوی کہا تھا اور دوسروں سے عزت بھی کروائی تھی۔۔وہ مسلسل سوچتے ہوئے واپسی کے سفر پر مسکراتے آئی تھی۔۔چینج کئے بنا فاطمہ کے پاس گئی وہ سو چکی تھی۔۔"یہ میرے بنا ہی سو گئی۔۔"وہ افسردگی سے بولی رضیہ بیگم ہنس دیں۔۔"اب بڑی ہو رہی ہے بیٹے۔۔بہت مشکل سے سوئی ہے۔۔"وہ بتاتے ہوئے سونے کے لئے لیٹ گئیں۔۔

"آپ آرام کریں کل ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔" وہ فاطمہ کو لئے لائٹس آف کر کے ان کے کمرے سے نکل آئی۔۔

"سنیں۔۔" وہ فریش ہو کر ٹاول سے بال خشک کر رہا تھا جب فاطمہ کو گود میں لئے کمرے میں داخل ہوتی سائرہ نے اسے پکارا۔۔

"ہمم" اس نے پہلی بار یوں مخاطب کیا تھا۔۔ وہ پوری طرح متوجہ تھا۔۔

"آپ نے جو شاپنگ کے لئے پیسے دیئے تھے وہ میں نے آپ کو دینے ہیں۔۔" وہ فاطمہ کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بولی۔۔

"کیوں دینے ہیں۔؟ فاطمہ کی شاپنگ تمہاری زمہ داری تو نہیں ہے، تم وہ پیسے اپنے اوپر خرچ کرو۔۔" وہ اچانک غصہ میں آیا تھا اس لڑکی کی خوداری پر۔۔

"لیکن۔۔" وہ کچھ بولتی کہ اواب نے سرد نظروں سے گھور کر اسے خاموش کروا دیا۔۔ وہ بے چینی سے لیٹی ہی تھی فاطمہ اٹھ بیٹھی۔۔ "میری گڑیا کو کیا چاہیئے۔۔؟" وہ اٹھتے ساتھ ہی سائرہ کے بالوں سے کھیلنے لگی۔۔

"مام۔۔" وہ ہنستی ہوئی بولی سائرہ بھی ہنس دی۔۔ "بابا بھی تو ہیں فاطمہ کے پاس۔۔؟" وہ ہلکی آواز میں باتیں کر رہی تھیں کہیں اواب نا اٹھ جائے لیکن وہ اکثر اٹھا ہی ہوتا تھا۔۔ ان کی باتیں بھی سنتا تھا۔۔

"بابا۔۔ میں۔۔" اس کے بولنے پر سائرہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اواب کی سمجھ نہیں آئی۔۔ "بالکل بابا تو پورے کے پورے آپ کے ہیں۔۔" وہ مسکرا کر اس کے گال چوم گئی۔۔

"بابا۔۔" وہ اپنے بابا کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔ "بابا سو رہے ہیں پرنسز! صبح آفس بھی جانا ہے ناں، مام سے باتیں کر لو۔۔۔" وہ قالین پر لاتے ہوئے اسے پچکار رہی تھی۔۔ کھلونے نکالتی نیند سے بوجھل آنکھیں لئے اس کے ساتھ کھیلنے لگی۔۔ لیکن وہ مسلسل اپنے بابا کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی جو اس کے پیچھے سوئے ہوئے تھے۔۔۔

"چندا بابا صبح کیسے اٹھیں گے۔۔؟ بابا کو آفس جانا ہے ناں۔۔ مام ہیں تو آپ کے پاس۔۔؟ کیا آپ مام سے ناراض ہیں۔۔؟" اسے اچانک محسوس ہوا فاطمہ اس سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔ وہ بنا جواب دیئے گھٹنوں کے بل چلتی بیڈ کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی۔۔ اور پھر اواب کی بیئرڈ کھینچنے لگی کبھی بال کھینچتی۔۔ وہ مسکرانے لگا لیکن اٹھا نہیں جب وہ چیخ کر روئی وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔۔

اسے گود میں لئے تھپکنے لگا۔۔ سائرہ اس کے پاس آئی، فاطمہ نے منہ موڑ لیا اور سختی سے اواب کے کندھے سے چپک گئی۔۔ یہ حیران کن بات تھی۔۔ اواب اور سائرہ دونوں حیران تھے۔۔ اور پھر وہ ساری رات جاگتی رہی سائرہ کو اگنور ہی کیا۔۔ اواب کے ساتھ لگی رہی۔۔ سائرہ سے برداشت نہ ہوا واش روم میں بند ہو کر جو روئی کہ حد نہیں۔۔ اس سے فاطمہ کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔ وہ اس بات سے ناراض تھی کہ سائرہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔۔ اواب بھی سمجھ چکا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا فاطمہ کو

سمجھانے کے لئے اس کی عمر بہت چھوٹی تھی۔۔ وہ باہر آئی تو آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔ اواب کو اس پر ترس آیا۔۔ وہ فاطمہ کو چھوڑے اس کی جانب آیا۔۔ "وہ کل صبح تک بھول جائے گی اپنی ناراضگی۔۔ اس طرح بچوں کی طرح کون روتا ہے۔۔" وہ نرمی سے اسے دیکھتے سمجھانے لگا۔۔

"آج سے پہلے کبھی اس نے مجھے اس طرح اگنور نہیں کیا۔۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔" وہ دوبارہ رونے لگی تھی اور فاطمہ جلدی سے گھٹنوں کے بل دونوں کے پاس آئی باپ کو گود میں لینے کا اشارہ دیا۔۔ اواب نے اسے گود میں اٹھایا۔۔ وہ سائرہ کا گال چومنے لگی۔۔ بس ماں کے رونے تک کی اس کی ناراضگی تھی۔۔ اواب اور سائرہ حیران ہوئے۔۔ "مام۔۔" وہ اس کی جانب ہاتھ بڑھانے لگی۔۔ سائرہ نے جھٹ گود میں بھینچ لیا۔۔ اواب نفی میں سر ہلاتا مسکرانے لگا۔۔ دونوں عجیب ماں بیٹی تھیں۔۔

پھر پانچ بجے تک وہ دونوں فاطمہ کے ساتھ کھیلتے رہے صبح فجر کے وقت وہ سوئی تھی۔۔ وہ دونوں اب کیا سوتے لہذا اپنے روزمرہ کے کام کرنے لگے۔۔ "فاطمہ کافی شارپ ہے اسے معلوم ہے ناراض کیسے ہوتے ہیں۔۔" اواب نے حیران ہوتے ہوئے تبصرہ کیا۔۔ "میں سمجھ نہیں پارہی تھی وہ ایسے کیوں کر رہی ہے بار بار بابا کہہ کر آپ کی جانب جا رہی تھی۔۔ صاف ہے کہ جب وہ مجھ سے ناراض ہو گی آپ کے پاس جائے گی۔۔" وہ مسکرا کر پہلی بار کمرے میں باتیں کر رہے تھے۔۔

"باپ کے پاس ہی آنا چاہئیے اسے۔۔" وہ کچھ جتاتے ہوئے بولا۔۔ اس کی جیلسی دیکھ کر وہ ہنس پڑی۔۔

"ہنس کیوں رہی ہو۔۔؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔۔

"آپ مجھ سے جیلس ہوتے ہیں۔۔" وہ ہلکی آواز میں باتیں کر رہے تھے کہیں فاطمہ نا جاگ جائے۔۔ دونوں کی آنکھیں رت جگے کی چغلی کھا رہی تھیں۔

"میں تم سے کیوں جیلس ہوں گا حالانکہ میں تم سے زیادہ خوب صورت ہوں۔۔" وہ مسکرا کر اس کی سانولی رنگ پر چوٹ کر گیا۔۔

"میں خوب صورتی کی بات نہیں کر رہی۔۔" وہ افسوس سے اسے دیکھ کر بولی۔۔

"پھر کس چیز کی بات کر رہی ہو۔۔؟" وہ جانتا تھا پھر بھی بات کو طول دے رہا تھا۔۔

"فاطمہ کا مجھ سے اٹیچ ہونا۔۔ آپ کو جیلس فیل ہوتا ہے۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔

"ہاں ہوتا ہے جب سے تم آئی ہو باپ کو بھلا بیٹھی ہے۔۔ ورنہ میرے بنا نینی کی جان عذاب رکھتی تھی۔۔" وہ ہنس دیا۔۔

"ایک بات پوچھوں۔۔؟" وہ اچانک سے کب سے دل میں مچلتے سوال کو پوچھنے لگی۔۔

"ہاں پوچھوں۔۔؟" وہ حیرانی سے اجازت دینے لگا۔۔

"آپ کی وائف کی کیسے ڈیتھ ہوئی میں نے آج تک انہیں نہیں دیکھا۔۔؟" وہ کشمکش میں گھری اس سے پوچھ رہی تھی۔۔وہ لمبی سانس بھر کر رہ گیا۔۔ دکھ نئے سرے سے تازہ ہوا تھا۔۔

"وہ کلب گئی تھی وہاں کسی نے ڈرنک میں ہائی ڈوس نشہ ملا دیا۔۔ ایک ہفتے تک وومٹنگ بند نہیں ہوئی اور پھر۔۔" وہ آنکھوں میں نمی لئے وہ دن یاد کرنے لگا جب وہ ہانی کو کلب جانے سے روکتا تھا۔۔وہ کافی ماڈرن تھی اسے لگا تھا وہ بدل دے گا لیکن وہ بہت زیادہ سر پھری ہو گئی اسے بچہ نہیں چاہئیے تھا فاطمہ ہوئی اسے دیکھا تک نہیں مجبوری میں اواب کی ضد پر وہ اسے باہر لے جاتے تھے لیکن وہ اکثر فاطمہ کو نینی کے حوالے کر کے کلب چلی جاتی تھی۔۔ ڈرنک تو نہیں کرتی تھی لیکن اسے وہاں جا کر انجوائے کرنا پسند تھا اور اسی انجوائے فل لائف نے اس کی زندگی ختم کر دی تھی۔۔

وہ ہانی کے سخت رویوں پر بھی نرمی برتنے والا انسان تھا۔۔ لیکن اس کی ڈیتھ نے اسے سخت انسان بنا دیا۔۔

"کیا میں۔۔ کیا میں ان کی تصویر دیکھ سکتی ہوں۔۔؟" سائرہ کے پوچھنے پر اواب نے والٹ اس کی جانب بڑھا دیا۔۔ وہ تینوں تصویر میں مکمل تھے جب کہ اصل زندگی میں نامکمل۔۔ "یہ۔۔؟ انہیں میں نے ایک دن کافی شاپ میں ایک بچی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔" اسے اچانک سونیا کے ساتھ گزرا دن یاد آیا جب اسی نے اس بچی کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔

"بلو کافی شاپ؟ وہ ہانی کی فیورٹ تھی۔۔" وہ ایک ہی کافی شاپ جاتے تھے اس لئے زیادہ سوچنا پڑا۔۔

"جی ہاں لیکن فاطمہ بہت چینج تھی جب۔۔" وہ حیران ہوئی فاطمہ کو کیسے نا پہچان سکی۔۔

"ہاں پہلے کمزور تھی بہت اور کلر بھی اتنا فیئر نہیں تھا۔۔" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا جب ہانی نے اسے پیدائش کے بعد دیکھا تھا یہی کہا تھا یہ ہماری بیٹی کیسے ہو سکتی ہے ہم دونوں تو گورے ہیں اور یہ سانولی۔۔ اس کی بات پر اواب نے کافی برا منایا تھا رنگ سے کیا ہوتا تھا اس کی بیٹی تھی۔۔

وہ فاطمہ کے اٹھ جانے پر اس کی جانب بڑھ گئی۔۔ اواب سر جھٹک کر تیار ہو تا روم سے نکلا۔۔ "آنٹی آپ فاطمہ کو سنبھال لیے گا۔۔ کل ساری رات سائرہ کو جگائے رکھا تھا۔۔ وہ تھوڑا آرام کر لے گی۔۔" اس کے بولنے پر رضیہ بیگم نے جھٹ مان لیا تھا۔۔ دوپہر لنچ ٹائم پر اسے میسج ملا جس میں اس کی شاپنگ کی رقم سائرہ ادا کر چکی تھی۔۔ وہ لب بھینچ گیا۔۔ پتا نہیں سمجھتی کیا ہے وہ خود کو۔۔

فاطمہ کو دوپہر سلانے کے بعد وہ اواب کے بیڈ پر سو گئی تھی۔۔ اواب آج جلدی سر درد ہونے کے سبب لوٹ آیا تھا اور سونے کے لئے روم میں داخل ہوا اسے اپنی جگہ پر سوتے دیکھ کر خود فاطمہ کی طرف والی سائڈ اپنے ہی بیڈ پر کپڑے چینج کئے لیٹ گیا۔۔ سائرہ کا چہرہ اس کی جانب ہی تھا۔۔ پتا نہیں اس کی شخصیت میں ایسا کیا تھا اواب کو اپنی جانب کھینچتا تھا۔۔ ہانی خوب صورت تھی لیکن وہ اواب کی پسند میں نا ڈھل سکی۔۔ سائرہ خوب صورت نہیں تھی لیکن وہ بالکل اس کی جیسی پسند تھی ویسی لڑکی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

وہ اسے دیکھتے ہوئے بوجھل پلکیں بند کر گیا۔۔ شام میں سائرہ کی آنکھ کھلی تو اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔۔ اس نے سائرہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔ وہ اس کی جانب مڑ کر اپنا ہاتھ اور اسے دیکھنے لگی۔۔ "کاش آپ میرے ہوتے میں دنیا کو چیخ چیخ کر بتاتی کہ سائرہ کی شکل قسمت سے نہیں ملتی۔۔" وہ ہولے سے بولی۔۔ وہ اٹھ کر واش روم گئی پھر دونوں کو روم میں چھوڑے باہر رات کا کھانا خود بنانے چلی آئی۔۔ فاطمہ کا برتھ ڈے بس نزدیک ہی تھا نا جانے اس کا باپ کیا پلان کرتا۔۔

وہ رات کھانے میں بریانی بنا رہی تھی۔۔ فروٹ کا جوس بنائے فاطمہ کے اٹھنے کے انتظار میں تھی۔۔ ایک گھنٹے بعد دونوں باپ بیٹی باہر آئے۔۔ سائرہ کو حیرت ہوئی اواب اس کا ڈریس چینج کر کے تیار سا باہر لایا تھا۔۔ وہ سفید کرتے پاجامے میں مشرقی شہزادہ لگتا تھا۔۔ "آپ مجھے بلا لیتے خود ہی کام کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟"

"ڈائپر چینج نہیں کیا۔۔ وہ تم کر دینا۔۔" اس کے بولنے پر سائرہ ہنس دی۔۔

رات کھانے پر لذیز بریانی سے وہ خوب لطف اندوز ہوا تھا۔۔ "فاطمہ کا برتھ ڈے ہے۔۔" اس نے ہی اواب کو متوجہ کیا۔۔

"ہاں گرینڈ پارٹی رکھنے کا سوچ رہا ہوں۔۔" وہ پلان کئے بیٹھا تھا۔۔

"دیکھاوا کرنے کی کیا ضرورت ہے بس ہم ہیں ناں ہم اچھے سے سیلیبریشن کر لیتے ہیں۔۔" سائرہ ہمیشہ ہر کام سادگی سے چاہتی تھی۔۔

"دنیا کو پتا لگنا چاہئیے فاطمہ کا برتھ ڈے ہے۔۔" اواب نے مخالفت کی۔۔

"دنیا کو بتا کر آپ کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔۔ ناہی وہ سب وہ دعا دے سکتے جو ہم اپنی بیٹی کو دے سکتے ہیں۔۔" اس کے ہماری بیٹی کہنے پر اواب کو انجانی خوشی ہوئی تھی۔۔

"یہ ٹھیک ہے لیکن اس کا خوشی کا دن ہے۔۔" وہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھا۔۔ "اس کا ہر دن خوشی کا دن ہے۔۔ صرف ایک دن تھوڑی ہے اس لیے چھوڑیں سب ہم فاطمہ کو باہر گھمانے لے جاتے ہیں انجوائے کرواتے ہیں دنیا کو دیکھا کر ہمیں کچھ نہیں ملنا الٹا نقصان ہی ہونا ہے۔۔" وہ ان سیلیبریشن کے خلاف تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"تم کہتی ہو تو ٹھیک ہے۔۔" وہ راضی ہو گیا تھا یہ بھی حیران کن بات تھی۔۔ اسے یہ لگنے لگا تھا سائرہ جو بھی کرے گی وہ فاطمہ کے حق میں بہتر ہو گا۔۔ اس لئے وہ ابھی بھی بحث چھوڑ گیا تھا۔۔۔ جس بھی فاطمہ کی سالگرہ تھی اس دن صبح سے ہی وہ گھن چکر بنی ہوئی تھی ۔۔ اواب نے آف لیا ہوا تھا اور فاطمہ کو وہی سنبھال رہا تھا اور اسے احساس بھی ہو رہا تھا اس بچی کو سنبھالنا کوئی عام بات نہیں تھی۔۔ ہر چیز کا چیک اپ کرتی اور کچھ بھی منہ میں اٹھا کر کھا لیتی۔۔ کھانے سے لے کر کیک تک سائرہ خوشی سے اپنے ہاتھوں سے بنا

رہی تھی۔۔ بڑے سے لاؤنج کو اس نے خود ہی ڈیکوریٹ کیا تھا اس میں اواب نے بھی مدد کی تھی۔ وہ جان بوجھ کر اس کے ہاتھ پر مس کرتا وہ سمجھتی غلطی سے ہو رہا ہے۔۔ فاطمہ ڈیکوریشن کے سامان سے کھیلتی اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔۔ جب سب کچھ سیٹ ہو گیا رات کو ان لوگوں نے فاطمہ سے کیک کٹ کروایا۔۔ "آپ فاطمہ کے ساتھ کیک کاٹیں میں یہاں پکچر بناتی ہوں۔۔" وہ سامنے کھڑی ہو گئی جب کہ اس کا یہ انداز اواب کو خاصا چبھا تھا۔۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ کھڑا کر گیا۔۔ "فاطمہ کو سب سے زیادہ تم نے سنبھالا ہے آج یہ تمہاری وجہ سے میرے ساتھ ہے اس لئے چپ کر کے میرے ساتھ کیک کٹ کرواؤ۔۔" وہ سرد لہجے میں جب بولتا تھا جان ہی نکال دیتا تھا۔۔ سائرہ نے اواب کے ہاتھ پر اپنا نرم اور نم ہاتھ رکھا۔۔ اس نے مسکرا کر کیک کٹ کروایا۔۔ فاطمہ کیک دیکھ کر بار بار ہاتھ مار رہی تھی اور بلآخر وہ کامیاب ہو گئی اس نے وہی ہاتھ پہلے سائرہ پھر اواب کے منہ پر لگایا۔۔ اور کھکھلا کر ہنسنے لگی۔۔ اواب نے بھی فاطمہ کے منہ پر کیک لگایا۔۔ سائرہ نے فاطمہ کے منہ پر کیک لگانا چاہا لیکن اواب نے اپنا منہ آگے کر دیا۔۔ وہ خفت زدہ سی ہو گئی۔۔

"آئی ایم سوری میں تمہارے ساتھ نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں۔۔" وہ رضیہ بیگم کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ وہ آج جتنی پیاری لگ رہی تھی اواب کا بس نہیں چل رہا گود میں ہی اٹھا لیتا۔۔

"لیکن ہم چھ سال کے لئے ساتھ ہیں۔۔" وہ اسے بتانے لگی۔۔ "ہاں لیکن اب سے ہمیشہ کے لئے ساتھ ہوں گے۔۔ ایگریمنٹ بھاڑ دوں گا میں۔۔" وہ اس کے کان سے لب مس کرتے ہوئے بولا۔۔ سائرہ

سرخ پڑ گئی۔۔ "لیکن آپ کی محبت۔۔" وہ ابھی بول رہی تھی جب فاطمہ کو رضیہ بیگم کو تھماتے اس نے سائرہ کا ہاتھ تھام لیا اور اسے لئے باہر گارڈن میں آ گیا۔۔ گھٹنے کے بل بیٹھے اس نے سائرہ کا ہاتھ تھاما۔۔ "آئی لو و یو سائرہ پتا نہیں کیسے اب تمہارے بغیر نہیں رہا جاتا، آفس گھر ہر جگہ تمہارے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔۔ اپنی پہلی بیوی کو بھول پانا نا ممکن ہے لیکن تم سے محبت کرنا بھی جائز ہے۔۔ تم بھی میری بیوی ہو اور ہم ایک دوسرے سے پاکیزہ رشتے میں جڑے ہیں۔۔ میں آج سے تمہیں اپنی بیوی مانتا ہوں۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ سائرہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔ اس نے کب سوچا تھا اس رشتے میں اسے اواب کا ساتھ بھی مل جائے گا۔۔؟ ہمیشہ سے وہ خود کو باور کرواتی آئی تھی وہ صرف اور صرف فاطمہ کی ماں ہے۔۔ لیکن آج اس نے فاطمہ کے باپ کے دل میں بھی جگہ بنا لی تھی۔۔ وہ خوش تھی بے انتہا خوش۔۔

"میں میں سمجھ نہیں پا رہی کیا کہوں۔۔" اس کے بولنے پر اواب ہنس پڑا۔۔ "کچھ بولنے کی ضرورت ہی کیا ہے بس مجھے قبول کر لو۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چومنے لگا۔۔

"آپ کو نکاح کے وقت سے قبول کیا ہوا ہے۔۔" وہ نظریں جھکا کر سادگی سے اعتراف کر گئی۔۔

"میری روڈنیس کی وجہ سے نہیں بتا پائی کہ تم مجھے قبول کر چکی ہو۔۔؟"

وہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔"پھر کیوں نہیں بتایا۔۔؟"وہ سراپا سوال بنا۔۔"کیوں کہ میں بس فاطمہ کی ماں تھی اس لئے خود کو اپنی حد میں رکھا۔" وہ سچائی کے ساتھ بولی۔"فاطمہ کا باپ بھی ہے اب اسے بھی دیکھ لینا ورنہ ایسا نا ہو اپنی بیٹی سے ہی جیلس ہونے لگوں۔۔"وہ بولا تو سائرہ بے ساختہ حیران ہوتی ہنس پڑی۔۔

"ہنستی رہا کرو اچھی لگتی ہو۔۔"وہ دوپٹہ سر سے اتار کر بولا۔۔اس کا جوڑا کھول دیا بال بکھر سے گئے۔۔

"میرے سامنے یوں رہا کرو اچھی لگتی ہو۔۔" آج وہ اپنی ہر خواہش بتانے کے در پے تھا۔۔

"مجھے اچھا نہیں لگتا گھر میں سب ہوتے ہیں۔۔"وہ ناراضگی سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"کون سب۔۔؟ آنٹی میں تم اور فاطمہ ہی ہوتے ہیں سرونٹس بھی ساری فی میل ہیں۔۔"وہ حیران ہی تو ہو جاتا تھا۔۔

"ہاں لیکن آج سے پہلے یوں نہیں کھولے بال اب کھولنے لگوں گی سب کیا سوچیں گے۔۔"وہ کنفیوژ تھی۔۔

"کوئی کچھ نہیں سوچتا بلکہ سب کو اچھا لگے گا۔۔ تم روز بال کھول کر گردن میں دوپٹہ ڈالے انتظار کرنا ہلکا سا میک بھی کر لینا۔۔ صرف میں ہی دیکھوں۔۔"وہ مسکرا کر مزید خواہشیں بتا رہا تھا سائرہ کو خوشی ہوئی۔۔

اندر چلیں امی نا جانے کیا سوچیں گی۔۔"وہ اندر کی جانب قدم بڑھانے والی تھی جب اواب کے ہاتھ پکڑ لینے پر رک گئی۔۔

"آنٹی کو معلوم ہے ان کی بیٹی شادی شدہ ہے، تمہارے علاوہ کوئی بھی اتنا نہیں سوچتا۔۔"وہ نرمی سے جھک کر بولا۔۔ وہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئی۔۔ "مجھ سے بھاگو گی۔۔؟" وہ قریب کئے مزید بولا۔۔ "نا نہیں وہ فاطمہ۔۔"وہ بول رہی تھی جب اس نے لبوں پر انگلی رکھ دی۔۔"فاطمہ کا باپ سامنے ہو تو تم پر فرض ہے صرف اسے دیکھو، سنو، محسوس کرو۔۔"وہ گھورتے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ ڈال کر قریب کر گیا۔۔وہ آنکھیں میچیں اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔"اتنی شرمیلی کیوں ہو۔۔؟"وہ ہنس کر پوچھ رہا تھا۔۔"کیونکہ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔"وہ جتا گئی۔۔"نہیں سب نہیں ہوتی ہانی ایسی نہیں تھی۔۔"وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کا ذکر کر بیٹھا۔۔"ہاں ہوتی ہیں کچھ لڑکیاں ایسی کہ انہیں آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنا پسند ہوتا ہے لیکن مجھے تو آپ کی آنکھوں میں دیکھ کر ایسا فیل ہوتا ہے کہ سانس رک جائے گی۔۔"وہ نظریں نیچے کئے بتانے لگی۔۔

"پھر روک دیتے ہیں سانس۔۔"وہ سٹپٹا کر اسے دھکیل کر اندر کی جانب بھاگی پیچھے وہ قہقہہ لگا رہا تھا۔۔ عجیب انسان تھا محبت میں بھی الگ اور سختی میں بھی۔۔

"آپ فاطمہ کو دیکھیں میں ذرا کھانا بنا لوں۔" وہ بول کر کچن کی جانب بڑھنے لگی جب اواب نے اسے کندھوں سے تھام لیا۔۔ "ہر وقت کام کرتی رہتی ہو آج سنڈے ہے ایک ہی دن ہوتا ہے میرا۔۔۔

میرے پاس بیٹھا کرو۔۔" وہ اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولا۔۔" خان اتنے کام پڑے ہیں فاطمہ بھی جب سے چلنا شروع ہوئی ہے نچا کر رکھتی ہے۔۔" وہ ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔

"اس کا باپ اسے سنبھال لے گا بس تم مجھے سنبھالو۔۔" وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے مزید قریب کر گیا۔۔

اچانک ہال میں مہمانوں کی آواز گونجی وہ دونوں بھی جلدی سے ہال کی جانب نکل آئے جہاں سائرہ کی بھابھی بھائی اور بچے رضیہ بیگم سے مل رہے تھے۔۔

"کیسے ہیں آپ۔۔؟" بھابھی نے بڑی محبت سے اواب سے پوچھا۔۔ "فائن بیٹھیں۔۔" وہ بول کر چہرے کے تاثرات ٹھیک کرنے لگا اسے معلوم تھا سائرہ کی زندگی میں سب سے کڑے امتحان اس عورت نے لئے تھے۔۔

"اپنی سائرہ تو کافی اچھی ہو گئی ہے میں اکثر کہتی ہوں تمہارے بھائی سے اگر تمہاری شادی اس بڈھے سے ہو جاتی ناں تم کیسے رہ پاتا اچھا ہی ہوا تمہاری شادی اس سے نہیں ہوئی بلکہ کسی بھی فالتو انسان سے نہیں ہوئی ورنہ توبہ کیسے کیسے رشتے آتے تھے۔۔" وہ بولنے پر آئیں تو سائرہ کا مذاق ہی بنا کر رہ گئیں۔۔" پہلی بات سائرہ کی قسمت اتنی بری نہیں تھی شکر ہے اللہ کا اور دوسری بات رشتہ لینے والے ہی گئے گزرے ہوں گے ورنہ سائرہ میں کس چیز کی کمی ہے۔۔؟ ایک بہترین ساتھی ہے، بہترین ماں ہے، خود کو ڈھانک کر

رکھنے والی عورت ہے، دوسروں کی عزت کرتی ہے، ذلیل تو وہ عورتیں ہوتی ہیں جو ان کے بیٹوں پر قبضہ کر لیتی ہیں، ماں بچوں کو جدا کر دیتی ہیں۔۔" اففففف جب وہ بولتا تھا سامنے والا کچھ بولنے کے قابل ہی کب رہتا تھا۔۔

"میرا وہ مطلب ۔" وہ منمنائی۔۔ "سائرہ اپنی بھابھی کو اچھے سے کھانا کھلانا میں فاطمہ کے روم میں ہوں۔۔" وہ یہ نا کہہ سکا رخصت کر دینا ورنہ سائرہ ہرٹ ہوتی۔۔

رضیہ بیگم آنسو روکے بیٹھی رہیں ان کی کتنی خواہش تھی وہ اپنے گھر رہیں پوتی پوتے کو سنبھالیں۔۔ وہ یہاں خوش تھیں لیکن انہیں اپنے ذاتی گھر کی بہت یاد آتی تھی۔۔

"امی میں آپ کو لے جانے آیا ہوں۔۔ آئندہ اگر میری طرف سے کوئی بھی غفلت ہوئی ناں آپ مجھے چماٹ مار دیئے گا بس ہمیں مت چھوڑیئے گا۔۔" بھابھی حیرانی سے اپنے شوہر کو تکنے لگیں۔۔ "لیکن ہم کیسے۔۔"

"خبر دار اگر میری ماں کے لئے ایک لفظ بھی بولا، میں اتنے سال اپنی بہن اور ماں کے بارے میں سنتا رہا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے تم پر یقین تھا صرف اس لئے سنا کیوں کہ میں تمہیں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اب اگر تم جانا چاہو ناں میرے گھر کے دروازے کھلے ہیں۔۔" وہ غصے سے اپنی بیوی کو باور کروا گیا۔۔ رضیہ بیگم رو دیں۔۔

"امی آپ چلیں سائرہ امی کا سامان باندھ دو۔۔" وہ بول کر رضیہ بیگم کے گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔

"امی مجھے معاف کر دیں آپ کی بہت یاد آتی ہے، جب جب پریشان ہوتا ہوں آپ کی گود ڈھونڈتا ہوں۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔۔ سائرہ نم آنکھیں لئے کھڑی دیکھتی رہی بھابھی کو سمجھ نہیں آیا کیا کریں۔۔

"دادو گھر چلیں آپ کے لئے بابا نے روم بھی بنوایا ہے نیا۔۔" حمزہ ان کا ہاتھ تھام کر بولا۔۔

"دادو چلیں ناں۔۔" حمزہ سے چھوٹی بھی منانے آئی۔۔

رضیہ بیگم اثبات میں سر ہلاتی تینوں کو پیار کرنے لگیں۔۔

"سائرہ بیٹی میرا سامان پیک کر دو۔۔" وہ مسکرا رہی تھیں جیسے انہیں سب کچھ مل گیا ہو۔۔ سائرہ بھی سر ہلاتی سامان باندھنے چلی گئی آدھے گھنٹے بعد وہ سامان لاونج میں رکھ آئی۔۔ اور پھر سب نے ایک ساتھ کھانا کھایا اواب پہلے سے بہتر تھا۔۔ اس کے بھائی سے بھی باتیں کر رہا تھا۔ رضیہ بیگم نے جاتے ہوئے دونوں کو بہت دعائیں دی۔

"آپ کا گھر ہے آنٹی جب چاہیں یہاں آسکتی ہیں۔۔" اواب نے گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔ اس کے بھائی کے پاس ایک سیکینڈ ہینڈ گاڑی تھی۔۔ وہ مسکرا کر اس کا ماتھے چوم کر الوداع کہہ کر چلی گئیں۔۔ سائرہ اواب کے گلے لگ کر رو پڑی۔۔

"میری جان ایسے نہیں روتے، وہ یہاں رہ رہی تھیں لیکن ان کا دل اپنے گھر اور بچوں میں تھا۔۔ ان کی خوشی میں خوش ہو جاؤ اور ہم ہفتے میں دو دفعہ ملنے جائیں گے ناں۔" یہ دوسری بار تھا اواب نے اس کا مان بہت زیادہ بڑھا دیا تھا۔۔

"میں اس لئے رو رہی ہوں آپ کو پا کر میں کس طرح اپنی قسمت پر رشک کروں۔۔ سب نے میرا مذاق بنایا، رشتے ایسے آئے کہ مجھے لگا میری شکل ایسے رشتوں کے قابل ہے پھر آپ کا اچانک زندگی میں آنا۔۔" وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

"تم مانتی ہو میں زیادہ خوب صورت ہوں۔۔؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ سائرہ نے ہلکا سا ہنس کر اس کے مکا جڑا۔۔

وہ دونوں فاطمہ کے پاس آئے تو ملازمہ چلی گئی۔۔

NOVEL IN URDU

دن تیزی سے گزر رہے تھے اواب نے رضیہ بیگم کا علاج اچھے ہی ہاسپٹل میں رکھا تھا۔۔ سائرہ اس کی محبت سے مزید نکھر سی گئی تھی۔۔ فاطمہ اب دو سال کی تھی جسے باپ کا اپنے ہوتے ہوئے ماں کے پاس جانا شدید ناگوار گزرتا تھا۔۔ اس کے مطابق سائرہ صرف اس کی ماں تھی۔۔ اواب فاطمہ سے خفا ہو جاتا تھا جس پر سائرہ آنکھیں دیکھا کر رہ جاتی تھی۔۔

وہ ہفتے میں دو بار رضیہ بیگم کے پاس ضرور جاتے تھے۔۔ سائرہ اس کا تعارف سب سے کرواتی تھی۔۔ سب ہی حیران ہوتے اتنا ڈیشنگ بندہ سائرہ کو کیسے مل گیا۔ وہ روز شام میں فاطمہ کے ساتھ اواب کے آنے کا انتظار کرتی تھی جب اواب سائرہ کا ماتھا چومتا فاطمہ کہہ دیتی نو شی از مائن۔" وہ دونوں ہی حیران ہوتے تھے اواب خفا جب کہ سائرہ نثار ہی ہو جاتی تھی۔۔ اس رات انہیں کہیں دعوت میں جانا تھا۔۔ سائرہ نے بلیک ساڑھی پہن رکھی تھی۔ بلیز پہنے حجاب سر پر جمائے وہ بس اواب کی منتظر تھی۔۔ جب وہ لاونج میں داخل ہوا اسے دیکھ کر اواب کا دل بے ایمان ہو گیا۔۔ "آج کا پروگرام کینسل ہم ایک ساتھ وقت گزارتے ہیں۔۔" وہ نرمی سے اسے تھام کر محبت سے دیکھنے لگا۔۔ "لیکن یہ ایونٹ اہم ہے۔۔" وہ اسے منانے لگی۔۔ "تم سے زیادہ نہیں۔۔" وہ اسے گود میں اٹھائے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔ "پھر فاطمہ کو بھی روم میں لائیں۔" وہ آنکھیں دیکھاتے ہوئے بولی۔۔ "پاگل ہوں میں۔۔؟ ایک کس تک کرنے نہیں دیتی ہے تمہیں۔۔" وہ سر جھٹک کر بولا سائرہ ہنس دی۔۔ "میری جان ہے ناں۔۔"

NOVEL IN URDU

"میں بھی جانو ہوں اس لئے میری باتیں سنوں۔۔" وہ اس کا حجاب کھولے جوڑا بھی کھول گیا۔۔ سائرہ نے شرما کر اواب کے سینے میں چہرہ چھپا لیا۔۔ "اب دو سال ہونے والے ہیں شادی کو کب تک ایسے کرو گی۔۔؟" وہ اس پر گرفت سخت کئے پوچھنے لگا۔۔

"میں کیا کروں میں ایسی ہی ہوں۔۔" وہ کوٹ کو مزید خود کے منہ پر چڑھائے بولی۔۔ "اس لئے عزیز ہو مجھے۔" وہ کوٹ ایک سیکینڈ میں جھٹک کر اسے مقابل کھڑا کر گیا۔۔

"یہ کو لپ اسٹک لگاؤ ابھی صرف میں دیکھنے والا ہوں۔۔" وہ اسے لپ اسٹک تھما کر بولا۔۔ "فاطمہ۔۔" وہ ہمیشہ بھاگنے کے لئے اس کا نام ہی لیتی تھی۔۔ "اس کے پاس نینی ہے فکر کیوں کرتی ہو۔۔" اواب نے زبردستی نینی رکھوادی تھی ورنہ سائرہ اسے کوئی ٹائم ہی نہیں دیتی تھی۔۔

ترا حکم ملا ترک محبت کر دی

دل مگر اس پہ وہ دھڑکا کہ قیامت کر دی

تجھ سے کس طرح میں اظہار تمنا کرتا

لفظ سوجھا تو معانی نے بغاوت کر دی

میں تو سمجھا تھا کہ لوٹ آتے ہیں جانے والے

تو نے جا کر تو جدائی مری قسمت کر دی

تجھ کو پوجا ہے کہ اصنام پرستی کی ہے

میں نے وحدت کے مفاہیم کی کثرت کر دی

مجھ کو دشمن کے ارادوں پہ بھی پیار آتا ہے

تری الفت نے محبت مری عادت کر دی

پوچھ بیٹھا ہوں میں تجھ سے ترے کوچے کا پتہ

تیرے حالات نے کیسی تری صورت کر دی

کیا ترا جسم ترے حسن کی حدت میں جلا

راکھ کس نے تری سونے کی سی رنگت کر دی

احمد ندیم قاسمی

NOVEL IN URDU

وہ اسے پاس بیٹھا کر اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔ بھلا سانولی رنگت کی حامل لڑکی بھی اتنا خوش رہ سکتی ہے۔۔؟ قسمت سانولی اور گوری رنگت دیکھ کر نہیں بنائی جاتی جیسا ہمارے معاشرے میں صرف گوری لڑکیوں کو پسند کیا جاتا ہے۔۔ رنگت خوب صورتی کا معیار کبھی نہیں رہا اور نا ہی ہے۔۔ آپ کی اصل پہچان آپ کا دل ہے اس میں سیاہی نہیں ہونی چاہئیے وہ ہمیشہ روشن رہنا چاہئیے۔۔ جن کے دل روشن رہتے ہیں وہ قسمت کے ستائے ضرور ہو سکتے ہیں لیکن قسمت ان پر بھی مہربان ضرور ہوتی ہے۔۔

لوگ سوچ لیں کہ اگر وہ کسی کے ساتھ غلط کر رہے ہیں کسی کا تمسخر اڑا رہے ہیں کسی کو رنگت کی بنیاد پر جج کر رہے ہیں دوسرا کس طرح ان سب باتوں کو فیس کرتا ہے انہیں اندازہ تک نہیں ہوتا۔۔۔ کاش سائرہ کی بھابھی کی طرح کے لوگ اپنا محاسبہ کرنا سیکھ جائیں۔۔

NOVEL IN URDU

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔